بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ نزل احسن الحدیث القرآن

بیاد

حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

اہلحدیث

لاہور

مسلک اہلحدیث کا داعی

جلد: 45

۲۵ شوال تا یکم ذیقعدہ ۱۴۳۵ھ 22 تا 28 اگست 2014ء

شمارہ: 32

محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

محمد کی محبت دین حق کی شرطِ اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

خدمتِ خلق

اہمیت و افادیت
اسلام کی نظر میں!

عفو و درگزر کی تابندہ مثال!

صلہ رحمی

کی جزاء اور قطع رحمی کی سزا...؟

قرآن و سنت کی روشنی میں

- بانجھ پن کی وجہ سے طلاق دینا.....؟؟
- سالی سے اپنے بیٹے کی شادی کرنا.....؟؟
- بیوہ عورت کا ولی کے بغیر نکاح کرنا.....؟؟

درس قرآن

جنت کی محبت

﴿سَابِقُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ﴾ (الحدید: ۲۱)

''اپنے رب کی اس بخشش اور جنت کی طرف دوڑو جس کی چوڑائی آسمان وزمین کی چوڑائی کی طرح ہے۔ وہ ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔''

جب جنت کا نام آتا ہے تو ہر مسلمان کی خواہش ہو جاتی ہے اور اس کے حصول کی آرزو کرتا ہے۔ کیونکہ وہ ایسی جنت جس کی تعمیر میں ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی استعمال ہوئی ہے، جس کی خوبصورتی، حسن اور آسائشوں کے متعلق انسان تصور بھی نہیں کرسکتا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر صحیح پکا اور سچا ایمان لانا ہے، جو شرک وبدعت اور خرافات وہزلیات سے پاک ہو اور تقویٰ مومن کا شعار اور لباس ہو، اس پر جنت کا وعدہ کیا گیا ہے۔ فرمایا:

﴿جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدَ الرَّحْمَنُ عِبَادَهُ بِالْغَيْبِ إِنَّهُ كَانَ وَعْدُهُ مَأْتِيًّا ☆ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا إِلَّا سَلَامًا وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا ☆ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَن كَانَ تَقِيًّا﴾ (مریم: ۶۱-۶۳)

''ہمیشگی کے باغات ہیں، جن کا رحمٰن نے اپنے بندوں سے (ان کے) بن دیکھے وعدہ کیا ہے۔ بلاشبہ حقیقت یہ ہے کہ اس کا وعدہ ہمیشہ سے پورا ہو کر رہنے والا ہے۔ وہ اس میں کوئی لغو بات نہ سنیں گے مگر سلام۔ اور ان کے لئے اس میں ان کا رزق صبح وشام ہوگا۔ یہ ہے وہ جنت جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے اسے بناتے ہیں جو متقی ہو۔''

وہی لوگ جو دنیا میں سچے ایمان سے آراستہ وپیراستہ ہوں گے اور تقویٰ کے زیور سے مزین ہوں گے، انہیں فرشتے پکاریں گے اور کہیں گے:

﴿ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ آمِنِينَ﴾ (الحجر: ۴۶)

''اس میں سلامتی کے ساتھ بے خوف ہو کر داخل ہو جاؤ۔'' کہیں فرمایا:

﴿وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّى إِذَا جَاؤُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ﴾ (الزمر: ۷۳)

''اور وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈر گئے، گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جائے جائیں گے، یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس آئیں گے، اس حالت میں کہ اس کے دروازے کھول دیئے گئے ہوں گے اور اس کے نگران ان سے کہیں گے تم پر سلام ہو، تم پاکیزہ رہے، پس اس میں داخل ہو جاؤ، ہمیشہ رہنے والے۔''

درس حدیث

پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی

خون مسلم کی حرمت

((عن ابن مسعودؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لايحل دم امرئ مسلم الا باحدىٰ ثلاث الثيب الزانى والنفس بالنفس والتارك لدينه المفارق للجماعة)) (رواه البخارى و مسلم)

''حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کا خون بہانا حلال نہیں مگر ان تینوں صورتوں میں سے کسی ایک صورت میں جائز ہے: بوڑھا بدکار، جان کے بدلے جان اور اپنے دین کو چھوڑ کر جماعت سے الگ ہونے والا۔'' (بخاری ومسلم)

اسلام نے جتنی خون مسلم کی تکریم کی ہے اتنا ہی آج کے دور میں اسے ارزاں کر دیا گیا ہے۔ معمولی سی بات پر انسان کو گاجر مولی کی طرح کاٹ دیا جاتا ہے۔ جب سے دہشت گردی کی وبا پھوٹی ہے ہر طرف قتل وغارت کا بازار گرم ہے حتیٰ کہ قتل کرنے والے کو یہ نہیں معلوم کہ وہ کیوں قتل کر رہا ہے اور مقتول نہیں جانتا کہ اسے کیوں قتل کیا جا رہا ہے۔ ایسے حالات میں رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد مشعل راہ ہے۔ یہ دراصل قرآن کی اس آیت کی تفسیر ہے جس میں اللہ نے فرمایا کہ کسی جان کو حق کے بغیر قتل نہ کرو کہ شادی شدہ بدکاری کرے یا کوئی کسی انسان کو قتل کر دے یا دین اسلام سے مرتد ہو جائے ان تینوں صورتوں میں بھی کسی کو اجازت نہیں کہ وہ خود اس حد کو نافذ کرے بلکہ یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ ان پر حد نافذ کرے۔ اسی بات کی وضاحت اس حدیث میں کی گئی ہے کہ کسی مسلمان کا خون بہانا درج ذیل تین صورتوں کے علاوہ حلال نہیں۔ پہلے نمبر پر وہ شخص جو عمر کے اس حصے کو پہنچ چکا ہے جو اللہ کی طرف رجوع کرنے کا وقت ہے مگر وہ بدکردار ہے اور بدکاری سے باز نہیں آتا تو وہ اسلام کے نزدیک واجب القتل ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ بوڑھے بدکار کو قتل کر دیا جائے اور جوان کو چھوڑ دیا جائے بلکہ اس معاملے کی وضاحت دوسری حدیث میں ہے کہ شادی شدہ مرد یا عورت بدکاری کرے تو اسے سنگسار کر دیا جائے اور اگر شادی شدہ نہیں تو اسے (۸۰) کوڑے کی سزا دی جائے۔ دوسرا وہ شخص جو کسی مسلمان کو بلاوجہ قتل کر دے، قصاص کے طور پر اسے حکومت قتل کرے ہاں اگر مقتول کے وارث اسے معاف کر دیں تو اس کی جان بچ سکتی ہے، تیسرے وہ شخص جو مسلمانوں کی جماعت میں افتراق کا سبب بنتا ہے اور جماعت سے جدا ہو کر اپنا دین بدل لیتا ہے وہ بھی اسلام میں واجب القتل ہے، اس لئے کہ وہ خود تو گمراہ ہوا اور بھی کئی لوگوں کی گمراہی کا سبب بنے گا اس کا وجود اسلامی معاشرے کے لئے خطرناک ثابت ہوگا۔ اس لئے اسلام نے اسے قتل کرنے کا حکم دیا ہے۔ ان گناہوں کے علاوہ کسی کے خون سے ہولی کھیلنے کی اجازت نہیں، خون مسلم کی حرمت کا خیال رکھا جائے۔

Monthly MUHADDIS Lahore
Monthly MUHADDIS Lahore
99-J Model Town, Lahore-54700
Phone 3966647

پس چہ باید کرد؟؟

مملکت خداداد پاکستان کے لئے اسلامیان برصغیر کو بیش بہا جانی و مالی اور عزت و آبرو کی قربانیاں دینا پڑیں اور لوگ خون کا دریا عبور کر کے یہاں پہنچے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ تحریک پاکستان کے نصب العین کے مطابق لا الہ الا اللہ کے نام پر بننے والے اس ملک میں اسی کا قانون جاری ہوگا تا کہ لوگ آسانی کے ساتھ اپنی زندگیوں کو اسلام کے سانچے میں ڈھال سکیں۔ لیکن افسوس کا مقام ہے کہ حکمرانوں نے اپنے وعدے کو فراموش کر دیا جس کی پاداش میں ملک مصائب و آلام کی زد میں رہا۔ اب بھی قدرت نے ہمیں سنبھلنے کا موقع دیا ہے کہ ہم اپنے خالق و مالک کی طرف رجوع کرلیں، اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور آئندہ اپنی زندگیوں میں ایسی تبدیلی لائیں جو اسلام کو مقصود و مطلوب ہے۔

آج جبکہ قوم یوم آزادی منانے کی تیاریوں میں مصروف ہے اور سبز پرچم کوچہ و بازار میں لہراتے نظر آتے ہیں۔ سچی بات یہ ہے کہ یوم آزادی جہاں اتحاد، تنظیم اور ایمان کا سبق دیتا ہے وہاں اپنے محاسبے کا بھی درس دیتا ہے۔ ستم کی بات یہ ہے کہ ایک جاہ پرست اور اقتدار کا حریص شخص کبھی سیاست نہیں ریاست اور کبھی انقلاب کے نام پر کینیڈا سے پاکستان آ کر ملک میں افراتفری اور انارکی پھیلا کر عوام کو پریشان حال کرنا چاہتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ طاہرالقادری کا کوئی ایجنڈا نہیں، وہ اوورسیز پاکستانیوں کے پیسہ سے اہل پاکستان کو نام نہاد نئے سسٹم کے نام پر اکٹھا کر کے آزمائش میں ڈال رہا ہے۔ جب کہ امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ ''طاہرالقادری انقلاب کی رٹ لگا کر نہ جانے کس کے ایجنڈے کی تکمیل کر رہے ہیں۔ اس گروہ کو جمہوریت کی بقا سے زیادہ ن لیگ کی حکومت کو گرانے میں دلچسپی ہے۔ جمہوری طریقے سے حکومت کی تبدیلی میں کوئی قباحت نہیں مگر غیر جمہوری طریقے سے حکومت کے خاتمے یا تبدیلی کی کوئی ذی شعور حمایت نہیں کرسکتا۔''

اب طاہرالقادری کا طریق کار ملاحظہ فرمائیں کہ وہ ملک میں کس طرح تبدیلی چاہتا ہے۔ اخباری اطلاعات شاہد ہیں کہ طاہرالقادری کے اعلان کردہ ''یوم شہداء'' پر منہاج القرآن اور عوامی تحریک کے کارکنوں کے پولیس تھانوں پر بلوؤں، تشدد، گھیراؤ جلاؤ اور توڑ پھوڑ پر مبنی اقدامات سے تین پولیس اہلکاروں کے جاں بحق ہونے، سی پی او سمیت 72 پولیس اہلکاروں کے زخمی ہونے اور اسی طرح 25 پولیس اہلکاروں کو اغواء کر کے ادارہ منہاج القرآن میں یرغمال بنانے کے اقدام سے قادری کی فسطائی سیاست کا چہرہ ضرور بے نقاب ہوگیا ہے۔ یہ اقدام تو ریاست کے اندر ریاست بنانے والی سیاست ہے جس سے ملک خانہ جنگی کا شکار ہوسکتا ہے۔

پھر عوامی تحریک کے کارکنوں نے بھیرہ انٹرچینج پر قبضہ کر کے پولیس اہلکاروں پر ہلہ بول دیا تھا جس کے نتیجہ میں ایک پولیس اہلکار جاں بحق ہوگیا۔ لاہور میں زخمی ہونے والا پولیس اہلکار بھی زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جاں بحق ہوگیا۔ پھر طاہرالقادری نے یہ بھی کہا کہ میرے قتل پر شریف برادران سے بدلہ لیں جو ہاتھ اٹھائے اس کا ہاتھ توڑ دو، اس طرح تشدد کے لئے لوگوں کو اکسایا جا رہا ہے۔

اب ذرا عمران خان کی بات بھی ہو جائے۔ 2013ء کے عام انتخابات کو انہوں نے صحیح تسلیم کر لیا تھا مگر کچھ عرصہ بعد چار حلقوں میں تحقیق اور دوبارہ گنتی کا مطالبہ کر دیا۔ اب بعض رہنماؤں کے مذاکرات کی وجہ سے میاں نواز شریف تو دس حلقوں میں تحقیق پر آمادہ ہیں مگر عمران خان کا اب مطالبہ یہ ہے کہ میاں نواز شریف وزارت عظمیٰ سے استعفیٰ دیں اور مڈٹرم الیکشن کروائے جائیں۔ مسائل مذاکرات سے حل ہو جاتے ہیں مگر عمران خان کے نزدیک اب مذاکرات کی کوئی گنجائش نہیں۔ عمران خان آہستہ آہستہ اپنے پینترے بدلتے رہتے ہیں۔ اب وہ ایسے مقام پر آپہنچے ہیں جہاں ان کی واپسی مشکل نظر آتی ہے۔ امیر محترم پروفیسر سینیٹر ساجد میر حفظہ اللہ نے کہا ہے کہ ''عمران خان دھاندلی کی

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ پروفیسر مقبول احمد قاضی

اس شمارہ میں

درس قرآن و حدیث	1
اداریہ	2
احکام و مسائل	4
رمضان کے بعد بھی نیکیوں کی پابندی	6
محبت رسول ﷺ	8
عفو و درگزر کی اعلیٰ ترین مثالیں	12
خدمت خلق	14
دنیا کی حقیقت	17
صلہ رحمی کی اہمیت	18
یاد رفتگان	21
طب و صحت	23
اخبار الجماعۃ	24

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر منیجر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ ''اہل حدیث''
چوک اہل حدیث (المعروف بتی چوک)
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000
فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email:weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک
سالانہ ..... 500/- روپے
ششماہی ..... 300/- روپے
بذریعہ وی پی ..... 535/- روپے
بیرونی ممالک سے ..... 5500/- روپے
فی پرچہ ..... 15/- روپے

سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ''لسٹر پرنٹ ان'' شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

پیداوار پارلیمنٹ کا حصہ کیوں بنے ہوئے ہیں؟ انہیں اپنے نتائج شفاف اور دوسروں کے دھاندلی زدہ دکھائی دیتے ہیں۔ عمران خان ایک پارلیمنٹیرین اور پارلیمنٹ کا حصہ ہو کر بھی مضحکہ خیز رویہ اپنائے ہوئے ہیں۔ وہ معاملات پارلیمنٹ میں جمہوری طریقے سے طے کرنے کی کوشش کریں، ان کو اپنے مطالبات کے حق میں جمہوری قوتوں کی حمایت حاصل نہیں۔''

عمران خاں اور طاہر القادری یوم آزادی کے موقع پر انقلاب اور اصلاحات کے نام پر افراتفری کرنا چاہتے ہیں۔ جبکہ سنجیدہ اور محب وطن جماعتیں چاہتی ہیں کہ جمہوریت کا تسلسل قائم رہے اور ملک نئے مسائل سے دوچار نہ ہو۔ کیونکہ ملک کو پہلے ہی بہت سے مسائل درپیش ہیں جس کے لئے حکومت کے ساتھ تمام سیاسی و دینی جماعتوں کو متحد ہو کر ان مسائل کو حل کرنا چاہیے۔ اب ملک کسی نئی آزمائش کا متحمل نہیں۔ ملک کو آئینی و جمہوری اور فلاحی طریقہ سے مستحکم اور خوشحال بنایا جا سکتا ہے۔

اب عوام پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ فساد و شر پیدا کرنے والوں کا آلہ کار نہ بنیں اور کسی ایسی ریلی میں شامل نہ ہوں جس کا مقصد حکومت کو ڈی ریل کرنا ہو یا امن و امان کا مسئلہ پیدا کرنا ہو۔ علامہ اقبال نے کہا تھا ؎

دہر میں عیشِ دوام آئیں کی پابندی سے ہے ..... موج کو آزادیاں سامانِ شیون ہو گئیں

اسٹیبلشمنٹ ملک میں کسی بنیادی سیاسی تبدیلی کے حق میں نہیں۔ پروفیسر ساجد میر

مارچ اور انقلاب'' سے حکومت کو کوئی خطرہ نہیں، اگست کے بعد بھی چہرے نہیں بدلیں گے۔

حکومت مارچوں اور احتجاجوں کی کال سے مضبوط مگر محتاط پالیسی اپنائے تا کہ حالات خراب نہ ہوں گے۔ نوائے وقت سے خصوصی گفتگو

6 اگست 2014ء لاہور (میڈیا سیل) مرکزی جمعیت اہلحدیث کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ اسٹیبلشمنٹ ملک میں کسی بنیادی سیاسی تبدیلی کے حق میں نہیں، کسی '' مارچ اور انقلاب'' سے حکومت کو کوئی خطرہ نہیں، اگست کے بعد بھی چہرے نہیں بدلیں گے، ان کو گھر بھیجنے کا دعویٰ کرنے والے طاہر القادری پاکستان سے باہر ہونگے۔ عمران خان کو شکوہ الیکشن کمشن اور عدلیہ سے ہے لیکن وہ غصہ حکومت پر نکال رہے ہیں، چور دروازے سے اقتدار میں آنے کا وقت گزر گیا، حکومت عوامی مسائل حل کرے، عوام مطمئن ہوں گے تو کسی احتجاج کی کال پر توجہ نہیں دیں گے۔ نوائے وقت کے نمائندے سید عدنان فاروق سے خصوصی گفتگو کرتے ہوئے پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ عوامی احتجاج ملک میں پہلے بھی ہوتے رہے ہیں اب بھی عمران خان اور طاہر القادری نے احتجاج کا اعلان کر رکھا ہے، دونوں شخصیات اپنی کوشش کریں گی کہ حکومت کے پاؤں اکھڑ جائیں لیکن حکومت کی تبدیلی کا کوئی امکان بھی نہیں۔ انہوں نے کہا کہ عمران اور قادری کے احتجاج کے پیچھے نام نہاد نادیدہ قوتوں کا کوئی حصہ یا گروہ سرگرم عمل ہو سکتا ہے مگر مجھے یقین ہے کہ اسٹیبلشمنٹ بحیثیت مجموعی ملک میں کسی بنیادی سیاسی تبدیلی کے حق میں نظر نہیں آتی کیونکہ اس کی بڑی وجہ وزیرستان میں جاری آپریشن ہے۔ اس موقع پر بڑی تبدیلی یا احتجاج کی عملی حمایت دانائی کا ثبوت نہیں میں نہیں سمجھتا کہ اسٹیبلشمنٹ اس موقع پر اس طرح کسی کی حمایت کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ اگست کے بعد بھی موجودہ حکومت ہی ہوگی، ہاں ان کو بھیجنے کی باتیں کرنے والے طاہر القادری پاکستان میں نہیں ہونگے۔ انہوں نے کہا کہ انتخابات الیکشن کمشن نے کرائے اور عدلیہ سے انہوں نے ریلیف لینا ہے اس سے حکومت کا کیا واسطہ، ان کے رویہ سے صاف لگتا ہے کہ ووٹوں کی دوبارہ گنتی ان کا مسئلہ کبھی تھا ہی نہیں، ان کا اصل ہدف حکومت پر قبضہ ہے لیکن ان کو مشورہ دیتا ہوں کہ چور دروازے سے اقتدار میں نہیں آیا جا سکتا۔ انہوں نے حکومت کو مشورہ دیا کہ وہ عوامی مسائل کے حل کرنے پر بھرپور توجہ دے، عوام مطمئن ہوں گے تو کسی کی احتجاج کی کال پر توجہ نہیں دیں گے۔

امیر محترم کی بیرون ملک روانگی

مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ کے زیراہتمام 37 ویں سالانہ اسلامی دعوت کانفرنس (مرکز اہل حدیث گرین لین مسجد برمنگھم، برطانیہ) میں شرکت کیلئے امیر محترم اپنے رفقاء علامہ زبیر احمد ظہیر (نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان) اور رانا محمد شفیق خان پسروری (ایڈیشنل سیکرٹری جنرل مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان) سمیت برطانیہ روانہ ہو گئے۔ آپ کانفرنس میں شرکت کے علاوہ دیگر دعوتی و جماعتی پروگراموں سے بھی خطاب فرمائیں گے۔ ان کی عدم موجودگی میں علامہ عبدالعزیز حنیف قائم مقام امیر ہوں گے۔ (ادارہ)

احکام و مسائل

جناب مولانا ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں خانیوال پاکستان
فون: 065-2663317 موبائل: 0300-4178626
رابطہ: نماز عصر تا نماز مغرب
hammad3316@yahoo.com

سالی سے اپنے بیٹے کی شادی کرنا

سوال ایک شخص کی دو بیویاں ہیں، دوسری بیوی کے بیٹے سے اپنی سالی کی شادی کرا سکتا ہے یا نہیں، کتاب وسنت میں فتویٰ دیں؟ (ابوعبداللہ۔ لاہور)

جواب جن عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے قرآن مجید نے ان کی تفصیل بیان کی ہے، ان میں سے سات نسب کی وجہ سے حرام ہیں، دو رضاعت کی وجہ سے اور چار رشتہ نکاح قائم ہونے کی بناء پر حرام ہیں، ان کی تفصیل سورۃ النساء آیت نمبر ۲۳ میں بیان ہوئی ہے، جو رشتے نسب کی وجہ سے حرام ہیں ان میں ایک خالہ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہاری خالائیں بھی تم پر حرام ہیں۔

صورت مسئولہ میں اگر سالی، برخوردار کی خالہ ہے تو اس سے کسی صورت میں نکاح نہیں ہوسکتا، اگر سالی اس کی خالہ نہیں تو اس سے نکاح کرنے میں کوئی قباحت نہیں مثلاً لڑکا ایک بیوی کے بطن سے پیدا ہوا ہے اور دوسری بیوی کی بہن سے اس کا نکاح ہوسکتا ہے کیونکہ دوسری بیوی کی بہن، باپ کی سالی تو ہے لیکن اس کے بیٹے کی خالہ نہیں ہے، لہٰذا اس نکاح میں شرعاً کوئی قباحت نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے محرمات بیان کرنے کے بعد فرمایا ہے: ''ان عورتوں کے علاوہ دوسری عورتیں تمہارے لئے حلال کر دی گئی ہیں۔'' (النساء: ۲۴)

دوسری بیوی کے بیٹے سے یہ بھی مراد ہوسکتا ہے کہ بیٹا کسی پہلے خاوند سے ہو، اس صورت میں بھی پہلی بیوی کی بہن سے نکاح ہوسکتا ہے بہرحال اللہ تعالیٰ نے خالہ سے نکاح کرنا حرام قرار دیا ہے لیکن آدمی کی ہر سالی اس کے بچوں کیلئے خالہ نہیں ہوسکتی، لہٰذا اگر اس کی سالی، بیٹے کی خالہ نہیں تو اس سے نکاح ہوسکتا ہے کیونکہ حرمت کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

بانجھ پن کی وجہ سے طلاق دینا

سوال میں اہل حدیث ہوں اور میرا رشتہ ایک تبلیغی حنفی سے ہوگیا، نکاح کے آٹھ ماہ بعد اس نے مجھے اس بنیاد پر طلاق دے دی کہ میں اولاد کے قابل نہ تھی، میں نے اس کی بہت منت سماجت کی لیکن میری کوئی شنوائی نہ ہوئی، کیا معاشرہ میں بانجھ عورت کی یہی عزت ہے، اس میں میرا کیا قصور ہے؟ اس سلسلہ میں مجھے کتاب وسنت کی روشنی میں مطمئن کیا جائے؟ (ایک سائلہ۔ گجرات)

جواب نکاح کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''شوہر سے زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچوں کو جنم دینے والی عورتوں سے شادی کرو کیونکہ میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔'' (ابوداؤد، النکاح: ۲۰۵۰) اس حدیث کا سبب ورود یہ ہے کہ ایک شخص اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا، یا رسول اللہ! مجھے ایک عورت ملی ہے جو عمدہ حسب ونسب اور حسن و جمال والی ہے مگر اس کے ہاں اولاد نہیں ہوتی تو کیا میں اس سے شادی کرلوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں'' پھر وہ دوبارہ آیا تو آپ نے منع فرمادیا، جب وہ تیسری مرتبہ آیا تو آپ نے مذکورہ الفاظ ارشاد فرمائے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ولادت کی صلاحیت سے محروم عورت سے نکاح نہیں کرنا چاہیے کیونکہ نکاح کا اصل مقصود اولاد کا حصول ہوتا ہے، اس لئے جو عورت اس وصف سے ہی محروم ہو تو اس سے نکاح کرنے کا کیا فائدہ؟ لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ بانجھ عورت سے مطلق طور پر نکاح کرنا حرام ہے، کیونکہ بعض اوقات نکاح کا مقصد حصول اولاد کے علاوہ کچھ اور بھی ہوسکتا ہے مثلاً بانجھ عورت بے سہارا ہے تو اسے سہارا دینے کیلئے نکاح کرلیا جائے یا بانجھ عورت دینی تعلیم سے آراستہ ہے تو دینی تعلیم کی نشر واشاعت کیلئے اسے اپنے حبالہ عقد میں لے لیا جائے، ایسے حالات میں ایسی بانجھ عورت سے نکاح کرنا جائز ہی نہیں بلکہ پسندیدہ امر ہے۔ عورت کے بانجھ ہونے کا کیسے پتہ چلایا جائے؟ بیوہ عورت کے متعلق تو معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں ہے مگر کنواری میں حیض نہ آنا ایک امکانی سبب تو ہوسکتا ہے مگر

یقینی نہیں ہوتا، بہت زیادہ محبت کرنے والی اور بہت زیادہ بچے جننے والی، یہ صفات خاندانی طرف سے پہچانی جاتی ہیں۔

صورت مسئولہ میں نکاح ہو چکا ہے تو خاوند کا اخلاقی فرض تھا کہ وہ اسے طلاق نہ دیتا جبکہ بیوی کی طرف سے دوسری شادی کرنے کی پیشکش بھی ہوئی، کیونکہ اولاد دینا یا اس سے محروم کرنا یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''آسمانوں اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کیلئے ہے، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے، یا بیٹے بیٹیاں دونوں جمع کر دیتا ہے اور جسے چاہے بانجھ کر دیتا ہے۔'' (الشوریٰ: ۵۰)

اس آیت کے پیش نظر بانجھ پن ایک غیر اختیاری امر ہے، اس میں انسانی عمل کو کوئی دخل نہیں، البتہ بعض اوقات بانجھ پن قابل علاج ہوتا ہے اور بعض اوقات ناقابل علاج ہوتا ہے، بہرحال صورت مسئولہ میں چاہیے تھا کہ خاوند اپنی بیوی کا علاج کراتا۔ اگر بانجھ پن ناقابل علاج تھا تو حصول اولاد کیلئے دوسری شادی کر لیتا، اس طرح اس کی بیوی میں یہ احساس پیدا نہ ہوتا کہ شاید معاشرہ میں میرے جیسی عورتوں کا کوئی مقام نہیں ہے یا انہیں دنیا میں کبھی کوئی سہارا نہیں مل سکے گا، ہم اس مقام پر یہ گزارش کرنا بھی ضروری خیال کرتے ہیں کہ والدین بچیوں کا نکاح کرتے وقت ذہنی ہم آہنگی کا ضرور خیال رکھا کریں، صرف برادری کے رکھ رکھاؤ کیلئے اپنی بچیوں کو اپنے پندار نفس کی بھینٹ نہ چڑھایا کریں۔

صورت مسئولہ میں ممکن ہے کہ ذہنی تفاوت ہی کارفرما ہو کیونکہ لڑکی اہل حدیث ہے اور خاوند تبلیغی حنفی ہے، بھلا ایک حنفی، اہل حدیث عورت کو کیسے قبول کر سکتا ہے، اس پہلو پر بھی غور کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے معاملات کو گہری بصیرت کے ساتھ حل کرنے کی توفیق دے۔ آمین!

بیوہ عورت کا ولی کے بغیر نکاح کرنا

سوال ہمارے پڑوس میں ایک بیوہ ہے، اس کے والد عقد ثانی کے متعلق تذبذب کا شکار ہیں، اس نے کسی سے مسئلہ پوچھا تو بتایا گیا کہ بیوہ خود مختار ہے، اس کے ولی کی اجازت ضروری نہیں ہے، اس نے خفیہ طور پر کسی سے نکاح کر لیا، نکاح کے وقت وہاں صرف نکاح خواں، دولہا، وہ خود اور ایک اور آدمی موجود تھا، کیا یہ نکاح درست ہے؟ وہ خود بھی پریشان ہے کہ اس کے والد کسی دوسری جگہ شادی کرنا چاہتے ہیں، کیا دوسری جگہ پر نکاح کرنا، نکاح پر نکاح تو نہیں ہوگا، کتاب وسنت کی روشنی میں راہنمائی فرمائیں؟ (ایک سائلہ۔ لاہور)

جواب دین اسلام میں کوئی بھی مسلمان عورت اپنے نکاح کا معاملہ از خود طے نہیں کر سکتی خواہ وہ بیوہ ہی کیوں نہ ہو، بلکہ اس کے نکاح کا معاملہ اس کے ولی کی وساطت ہی سے انجام پائے گا۔ احادیث میں اس امر کی صراحت ہے کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ چنانچہ حضرت ابوموسیٰ اشعری، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ولی کے بغیر نکاح صحیح نہیں ہے۔'' (ابوداؤد، النکاح: ۲۰۸۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس عورت نے بھی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تو وہ نکاح باطل ہے، وہ نکاح باطل ہے، وہ نکاح باطل ہے۔'' (ابوداؤد، النکاح: ۲۰۸۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی عورت، کسی دوسری عورت کا نکاح نہ کرے اور نہ کوئی عورت خود اپنا نکاح کرے۔'' (ابن ماجہ، النکاح: ۱۸۸۲)

اس حدیث کے پیش نظر ولایت کے لئے مرد کو ضروری قرار دیا گیا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ باپ کے بجائے ماں ولی نہیں بن سکتی اور نہ کوئی لڑکی از خود اپنا نکاح کر سکتی ہے۔ اگر باپ نہیں ہے تو چچا یا بھائی وغیرہ ولی بنے گا، اگر کوئی بھی نہیں ہے تو حاکم وقت یا قاضی اس کا ولی ہوگا۔ بہرحال اسلام کی تعلیمات میں بڑا توازن ہے کہ جس والدین نے لڑکی کو پالا پوسا، اس کی تعلیم وتربیت کا اہتمام کیا، وہ نکاح میں بنیادی کردار ادا کرنے کے حقدار ہیں، ان کی رضامندی کے بغیر لڑکی کی شادی ناجائز ہے۔ دوسری طرف والدین کو لڑکی پر جبر کرنے اور اسکی رضامندی حاصل کئے بغیر اس کی شادی کرنے سے منع کیا گیا ہے، جن روایات میں بیوہ کو خود مختار کہا گیا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے ہونے والے خاوند کا انتخاب کرنے میں خود مختار ہے، اس کا مطلب قطعاً یہ نہیں ہے کہ وہ اپنا نکاح کرنے میں خود مختار ہے۔

ہمارے رجحان کے مطابق صورت مسئولہ میں جو نکاح ولی کے بغیر ہوا ہے اس کی شرعاً کوئی حیثیت نہیں ہے، اگر اس نکاح کے متعلق کوئی کاغذی کارروائی نہیں ہوئی ہے تو اسے طلاق لینے کی بھی ضرورت نہیں ہے، ہاں اگر نکاح کا باضابطہ اندراج ہوا ہے تو مستقبل میں خطرات سے محفوظ رہنے کیلئے مرد سے تحریری طلاق نامہ لکھوا لیا جائے، پھر جہاں والدین نکاح کرنا چاہتے ہیں اگر عورت وہاں راضی ہے تو نکاح کر دیا جائے، اس طرح وہ نکاح پر نکاح کی زد میں نہیں آئے گی۔ (واللہ اعلم)

رمضان کے بعد بھی نیکیوں کی پابندی

امام مسجد الحرام
فضیلۃ الشیخ
ڈاکٹر سعود الشریم حفظہ اللہ

مترجم ـــ جناب قاری نصیر احمد ـــ نظر ثانی ـــ جناب حافظ عبدالحمید ازہر حفظہ اللہ

حمد وثناء کے بعد، بندگانِ الٰہی!

زندگی کی کھیل کود اور لغویات میں مگن رہنے، اس کی خوبصورتی وزینت اور اس کی خوشنمائی سے لطف اندوز ہونے سے کچھ لوگوں کے دماغ خراب ہو جاتے اور ان کی عقلیں آلودہ ہو جاتی ہیں۔ پاؤں ڈگمگا جاتے ہیں جس کی وجہ سے کچھ نحوست اور ملال آ جاتا ہے جو ترقی سے تنزلی، بلند ہمتی کے بعد کمزوری اور اللہ تعالیٰ سے تعلق ملانے کے بعد توڑنے کی طرف لے جاتا ہے۔

ماہِ رمضان کے ایام گزرنے کے بعد اگر حالت یہ ہو کہ بلند عزائم میں کمی آ جائے اور نیکی والی عادت کے لیے جدوجہد کا جذبہ ماند پڑ جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں نے نکمی چیز کو اچھی سے بدل دیا۔ ایسی دلچسپی سے جس میں وہ نیکیوں میں سبقت لے جاتے تھے اور نیک اعمال میں مقابلہ کرتے اور مختلف انداز سے قربِ الٰہی کے لیے اوقات کو مصروف رکھتے تھے۔

یہ تبدیلی، غفلت یا لاپرواہی دو واضح حقیقتوں سے پیدا ہوتی ہے۔

اولاً: موت آنے تک مومن اپنے اعمال کو جاری رکھتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات، سب سے عزت والی ہستی کو مخاطب کرتے ہوئے حکم دیا:

اور ان کو موت آنے تک اپنے رب کی عبادت میں مصروف رہنے کی تلقین کی۔

﴿وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ﴾

(الحجر:۹۹)

''اور اُس آخری گھڑی تک اپنے رب کی بندگی کرتے رہو جس کا آنا یقینی ہے۔''

ثانیاً: یہ ماہ وسال اور لیل ونہار سب کے سب بقول حافظ ابن رجب کے:

''موت آنے کے مقررہ وقت اور اعمال کرنے کے اوقات ہیں۔ پھر یہ بہت جلد ختم ہو جاتے ہیں اور سب کے سب گزر جاتے ہیں، وہ ذات جس نے ان اوقات کو بنایا، پیدا کیا، فضائل عطا کیے وہ ہمیشہ قائم رہنے والی ذات ہے۔ جسے زوال نہیں اور وہ ہر وقت موجود ہے وہ ایک اللہ ہے اور وہ اپنے بندوں کیا عمال کا مشاہدہ کر رہا ہے۔

سلف صالحین رحمہم اللہ نے اس شخص کی مذمت کی ہے جو رمضان کے بعد اللہ کی عبادت میں کمی کرتا ہے، بعض نے کہا: ''وہ لوگ بدترین ہیں جو رمضان کے سوا اللہ کو پہچانتے نہیں، نیک آدمی تو وہ ہے جو پورا سال اللہ کی عبادت کرے۔''

بعض سے پوچھا گیا کہ رجب افضل ہے یا شعبان؟ تو انہوں نے کہا:

''تو اللہ والا بن شعبان والا نہ بن۔''

وہ مسلمان جو اپنا خیر خواہ ہو اس کے لیے سب سے بڑا اعتماد اور بھروسہ رسول اللہ ﷺ کی سیرت ہے اور آپ ﷺ کی اپنے رب کی عبادت والی حالت ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری ومسلم میں ہے:

''ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا، کیا نبی ﷺ کوئی دن عبادت کے لیے مختص کرتے جب کہ باقی ایام میں اس قدر عبادت نہ کرتے تو وہ فرماتی ہیں: ''نہیں! آپ کا ہر عمل ہمیشگی والا ہوتا۔''

یعنی مسلسل سکون سے برسنے والی بارش کی طرح کہ جس میں گرج ہو نہ چمک۔

اور یہ اعمال پر ہمیشگی کی طرف اشارہ ہے جس میں میانہ روی اور نرمی ہو کیونکہ کسی عمل پر ہمیشگی مستحب ہونے اور اس کی ترغیب دلانے کا ہرگز یہ مقصد نہیں کہ غلو اور مبالغہ کیا جائے یا اتنا اضافہ کیا جائے جو کرنے والے کو اس عمل کے چھوڑنے پر مجبور کر دے، ایسے کام سے نبی رحمت ﷺ نے متنبہ کیا ہے۔ جیسا کہ بخاری ومسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''اتنا کام کرو جتنی تم میں طاقت ہے۔''

اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک دین آسان ہے اور جو دین میں سختی پیدا کرے گا دین اس پر غالب آ جائے گا، سو درست رہو اور عبادت میں میانہ روی اختیار کرو اس سے تم خوش رہو گے۔ صبح شام اور رات کے کچھ حصے میں عبادت کر کے مدد حاصل کرو۔'' (بخاری)

اس حدیث کے الفاظ بعض جگہ یوں ہیں ''میانہ روی اختیار کرو، میانہ روی اختیار کرو، مقصود تک پہنچ جاؤ گے۔ آپ ﷺ نے یہ اس وقت فرمایا تھا جب ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو ایک چٹان پر نماز پڑھ رہا تھا آپ ﷺ کچھ دیر کسی اور کام میں مشغول رہے واپس آئے تو وہ آدمی اسی طرح حالت نماز میں ہی تھا تو آپ ﷺ مسجد میں کھڑے ہوئے دونوں ہاتھوں کو اکٹھا کیا اور فرمایا: ''اے لوگو! میانہ روی اختیار کرو، میانہ روی اختیار کرو۔'' یعنی اعتدال کی راہ اپناؤ۔

اس سے مراد یہ ہے کہ حد سے زیادہ تجاوز کرنا جو تباہی تک پہنچا دے اور نوافل میں مبالغہ کرنا جس سے افضل عبادت چھوٹ جائے یا فرض نماز کا وقت ہی جاتا رہے یہ منع ہے، مثلاً ایک آدمی ساری رات نماز پڑھتا رہے اور رات کے آخر میں نیند کا غلبہ ہونے سے سو جائے اور صبح کی نماز باجماعت ادا نہ کر سکے یا نماز کا افضل وقت گزر جائے۔

اہل علم فرماتے ہیں کہ حدیث میں ''غدوۃ'' جس کا معنی ہے دن کے پہلے پہر سفر کرنا، اور ''روحۃ'' جس کا معنی زوال شمس سے رات تک سفر کرنا۔ یہ الفاظ استعارۃ ہیں جس سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ اوقات مستعد اور دل کی اطاعت کے لیے فراغت کے ہیں کیونکہ یہ مسافر کے بہترین اوقات ہیں۔ اس لیے مسافر کو خبردار کیا گیا ہے کہ ان اوقات کو غنیمت جانے کیونکہ دن رات سفر کرنے سے انسان عاجز آ جاتا ہے اور جب مسافر ان اوقات میں سفر کی کوشش کرے تو بغیر مشقت کے سفر کرنا

آسان ہوگا۔''

یہی وجہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے ہاں بہترین اعمال وہ ہیں جو ہمیشگی والے ہوں اگرچہ وہ تھوڑے ہی ہوں۔ جیسا کہ حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں: ''رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ اللہ کو کون سے اعمال زیادہ محبوب ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''ہمیشگی والے اعمال اگرچہ تھوڑے ہوں۔'' اس حدیث کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں ہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ کے ہاں محبوب ترین عمل وہ ہے جس پر عمل کرنیوالا پابندی کرے۔

اللہ کے بندو! بلاشبہ وہ چیز جو عقل مند کو اعمال کی پابندی کے لیے معاونت کرتی ہے وہ یہ ہے کہ بندہ جان لے کہ دوبارہ عبادت کرنا خصوصاً رمضان کے بعد روزے رکھنا یہ رمضان کے روزے اللہ کے ہاں قبول ہونے کی علامت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ جب بندے کی اطاعت قبول کرتا ہے تو اسے اس کے بعد نیک عمل کی توفیق دیتا ہے۔ جیسا کہ بعض کا کہنا ہے کہ ''نیکی کا ثواب اس کے بعد مزید نیکی کی توفیق ہے۔''

اس کے برعکس اگر کوئی نیکی کرے پھر اس کے بعد برائی کرے تو اللہ کے ہاں یہ نیکی قبول نہ ہونے کی علامت ہے۔ رمضان کے بعد دوبارہ اطاعت میں مشغول ہونا خصوصاً روزے رکھنا یہ ایک طرح سے اللہ کا شکر ادا کرنا ہے کہ اس ذات نے ایمان اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھنے والے شخص کے لیے عظیم ثواب دے کر احسان فرمایا۔ اور وہ عظیم ثواب سابقہ گناہوں کی معافی و بخشش ہے۔

اللہ کے بندو! اسلام کی ہدایت ملنے کی نعمت سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔ اسی لیے نبی ﷺ رات کا قیام اتنا زیادہ کرتے کہ آپ ﷺ کے پائے مبارک سوج جاتے۔ آپ ﷺ کو کہا گیا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہو حالانکہ آپ ﷺ کے پہلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بن جاؤں۔'' اس حدیث کو بخاری و مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے بندوں کو رزوں کی نعمت پر اظہار تشکر کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا:

﴿وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○﴾ (البقرۃ:۱۸۵)

''یہ طریقہ تمہیں بتایا جا رہا ہے تاکہ تم روزوں کی تعداد پوری کرسکو اور جس ہدایت سے اللہ نے تمہیں سرفراز کیا ہے، اُس پر اللہ کی کبریائی کا اظہار و اعتراف کرو اور شکر گزار بنو۔''

یقیناً ماہِ رمضان گزرنے کے بعد دوبارہ روزے رکھنا اور تمام عبادات دہرانا یہ من جملہ رمضان کے روزوں کی نعمت کا شکر ادا کرنا ہے۔

اللہ کے بندو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اعمال کو پابندی سیا دا کرنے کی کوشش کرو اور اللہ سے دعا کرو کہ اللہ موت تک اپنی فرمانبرداری پر قائم رکھے۔

دوسرا خطبہ

حمد وثناء کے بعد: اللہ کے بندو!

بے شک نیکی کے ساتھ نیکی ملانا، بھلائی کے بعد بھلائی کرنا اور اچھائی کے ساتھ اچھائی ملانا، کمال صحت ادراک، صحیح سمجھ داری کی واضح علامت ہے اور اس مکمل توفیق کی نشانی ہے جو متقین اور عبادالرحمٰن کو نصیب ہوتی ہے۔ جو ہمیشہ اطاعت کی مدت میں اضافے کو ایسی نعمت سمجھتے ہیں جس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔ یہ ایسی امید ہے کہ جس سے بڑھ کر کامیابی کی کوئی اور امید نہیں۔ اس کے متعلق انعامات کا وعدہ قرآن پاک میں وارد ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلَالٍ وَّعُيُوْنٍ ○ وَفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ○ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ إِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ﴾

(المرسلات:۴۱-۴۴)

''متقی لوگ آج سایوں اور چشموں میں ہیں۔ اور جو پھل وہ چاہیں (اُن کے لیے حاضر ہیں)۔ کھاؤ اور پیو مزے سے اپنے اُن اعمال کے صلے میں جو تم کرتے رہے ہو۔ ہم نیک لوگوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں۔''

ماہِ رمضان نیکیوں میں مقابلے اور سبقت حاصل کرنے کا میدان تھا اور مسلمانوں کے لیے تربیت اور ریاضت کا زمانہ تھا۔ روحانی بالیدگی اور تکمیل شخصیت نیز اخلاقی اور اجتماعی اصلاح کا مدرسہ تھا۔

اللہ کی اطاعت کی پابندی کرنے والے اور معصیت کے راستوں سے دور رہنے والے کا یہ حق ہے کہ اس کا ہر دن عید ہو جیسا کہ حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جس دن تو اللہ کی نافرمانی نہ کرے وہ عید کا دن ہے۔''

اللہ کے مخلص بندوں میں سے جس کو ایسی توفیق دی گئی ہو اور اس کی مدد کی گئی ہو تو اس کا یہ استحقاق ہے کہ وہ اس واقعہ کو بیان کرتے ہوئے، اپنے رب کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہوئے، اوروں کو یہ طریقہ اپنانے کی دعوت دیتے ہوئے کہہ سکتا ہے کہ:

لوگوں کی عید چلی جاتی اور میری عید ہمیشہ رہتی ہے۔ کیونکہ میرا دل دنیا کی لذتوں سے منہ موڑ چکا ہے۔

اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو اور اس عمدہ منہج کے مطابق عمل کرو تاکہ اللہ کی رضا کے اعلیٰ مقصد و غایت تک پہنچ سکو۔ اشرف المخلوقات محمد بن عبداللہ ﷺ پر درود و سلام بھیجو جس کا تمہیں کتاب اللہ میں حکم دیا گیا ہے۔

اے اللہ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ ہمیں نیکیوں کے کرنے، برائیوں سے بچنے اور مسکینوں سے محبت کرنے کی توفیق دے، ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور اگر تو کسی قوم کو آزمائش میں ڈالنا چاہے تو ہمیں آزمائش میں ڈالے بغیر اپنی جانب اٹھالے۔

اے اللہ غزہ اور فلسطین میں ہر جگہ برسرپیکار میں مجاہدین کی مدد فرما۔ اے اللہ ان کی مدد فرما، اے اللہ! دشمن کے مقابلے میں ان کی مدد فرما۔ اے اللہ غاصب یہودیوں کے مقابلے میں ان کی مدد فرما۔ آمین!

جہلم و گوجرانوالہ سٹی میں پیغام ٹی وی کی نشریات شروع

اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن پاکستان کے سابق رہنما محمد سعد مدنی اور مرکزی جمعیت اہل حدیث جہلم سٹی کے رہنما ڈاکٹر فیض احمد بھٹی کی مساعی سے الحمدللہ ''جہلم سٹی'' میں پیغام ٹی وی کی نشریات شروع ہو گئی ہیں۔ اسی طرح محمد عثمان ساہی نمائندہ پیغام/ چیف بیورو گوجرانوالہ سٹی کی کاوشوں سے گوجرانوالہ سٹی میں قرآن وسنت کے آرگن پیغام ٹی وی کی نشریات شروع ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی جمیلہ کو قبول و منظور فرما کر توشۂ آخرت بنائے۔ شعبہ ڈسٹری بیوٹرز پنجاب ''پیغام ٹی وی'' ان کی جدوجہد کی تحسین کرتا ہے اور اس سعی پر ان کا شکریہ ادا کرتا ہے۔

منجانب:۔ وقار احمد اعوان ہیڈ ڈسٹری بیوٹرز پیغام ٹی وی پنجاب

خطبہ جمعہ

محبتِ رسول ﷺ

امیر محترم
جناب سینیٹر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ

حمد وثناء کے بعد ارشاد خداوندی ہے:

﴿قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ﴾. [سورة التوبة: ۲۴]

مسلمانو! اگر تمھارے باپ اور تمھارے بیٹے، تمھارے بھائی اور تمھاری بیویاں، تمھارے کنبے، قبیلے اور مال و دولت جو تم جمع کرتے ہو، تجارت اور کاروبار جس میں نقصان ہونے سے ڈرتے ہو اور وہ گھر جو تمھیں بڑے پسند ہیں، یہ ساری چیزیں اگر تمھارے نزدیک اللہ، اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیاری اور محبوب ہیں تو پھر تم اس وقت کا انتظار کرو جب اللہ تعالیٰ اپنے عذاب اور سزا کا حکم لائیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ فاسق اور نافرمان لوگوں کو پسند نہیں کرتے۔

محبت رسول ﷺ حب الٰہی کی شاخ ہے:

مسلمان کا اپنے رب سے تعلق، ڈر اور احترام کا بھی ہوتا ہے، محبت اور گہری وابستگی کا بھی ہوتا ہے، فرمایا:

﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ﴾ [البقرة:۱۶۵]

''بلا شبہ ایمان والے تو اللہ کی محبت میں بڑے پختہ اور مضبوط ہوتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ سے محبت اور گہری وابستگی کا قدرتی نتیجہ یہ بھی ہوتا ہے کہ مسلمان اللہ کے رسول ﷺ سے بھی محبت رکھتا ہے۔ حب رسولؐ اصل میں حب الٰہی کی ایک شاخ ہے اور اس کا نتیجہ ہے۔ رسول ﷺ کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ وہ اللہ کے بھیجے ہوئے رسول ہیں اور یہ اللہ اور رسول کے ساتھ ایک ایسی محبت اور تعلق ہے جس کے بغیر ایمان کبھی مکمل نہیں ہوتا۔ خاص طور پر جب تک نبی محترم ﷺ کی پوری عزت، احترام، وقار اور محبت دل کے اندر نہ ہو، اسلام اور ایمان کا کوئی تصور نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنے رسول ﷺ کو بھیجا ہی اس لیے ہے کہ:

﴿لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ﴾ [الفتح ۹]

اللہ اور اس کے رسول پر ایمان بھی لانا ہے اور رسول کی دین میں مدد بھی کرنا ہے۔ آپ ﷺ کی توقیر، عظمت اور احترام بھی کرنا ہے۔ اسی عظمت اور احترام کی وجہ سے پھر یہ حکم ہوا کہ:

﴿لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ﴾. [الحجرات ۲]

اللہ کے نبی ﷺ کی بات سے اپنی بات کو اونچا مت کرو۔ دیکھنے اور محسوس کرنے میں بھی بات اونچی نہ ہو اور عملی طور پر بھی اونچی نہ ہو۔ یہ نہ ہو کہ دیکھنے میں اور ظاہری طور پر تو تم نے اپنے لہجے کو پست رکھا لیکن جب عمل کا وقت آیا تو اپنی یا کسی اور کی مان لی اور رسول ﷺ کی بات کو چھوڑ دیا۔ یہ آپ ﷺ کے احترام، عزت، ادب اور آپ کے ساتھ مسلمان کا جو تعلق ہوتا ہے اور ہونا چاہئے اس کے منافی ہے۔ فرمایا:

﴿لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ﴾ [الحجرات ۱]

اللہ اور رسول سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرو کہ اپنی عقل، رائے اور قیاس کو آپ کی بتائی ہوئی بات سے زیادہ اہمیت دو یا جہاں تک آپ کسی معاملے میں لے جانا چاہتے ہو، وہاں تک جاؤ، جہاں سے روکنا چاہتے ہو وہاں رک جاؤ، اس سے آگے نہ بڑھو۔ بلکہ مقررہ حدود کی پابندی کرو، یہ اس ادب، احترام اور محبت کا تقاضا ہے۔

ہم رسول اللہ ﷺ سے محبت کیوں کرتے ہیں:

مگر سوال یہ ہے کہ یہ محبت اور احترام کیا ہے، محبت کیوں ہوتی ہے، کیسے ہوتی ہے اور اس کے تقاضے کیا ہیں؟

محبت کیا ہے، دل کی ایک کشش، میلان اور رجحان ہے، کسی کی طرف رجوع ہے، کسی پسندیدہ شخص یا پسندیدہ چیز کے لیے دل کے رجحان، میلان اور کشش کو محبت کہتے ہیں۔ یہ قدرتی اور طبعی بھی ہوتی ہے، جیسے اپنے اقرباء، اپنے ماں باپ، اپنی اولاد، اپنے بہن بھائی اور اپنے قریبی رشتہ داروں سے کرتے ہیں۔

ہم میں سے کسی کا نبی ﷺ کے ساتھ خون کے رشتے کا تعلق نہیں، اس زمانے میں جو آپ کے قریبی تھے ان کے ساتھ تھا، اب تو ایسی بات نہیں مگر روحانی لحاظ سے آپ ﷺ امت کے بڑے ہیں، امت کے باپ ہیں:

﴿اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ﴾

اور ہر قریبی سے زیادہ آپ کا ہر امتی پر حق ہے۔

اگرچہ بظاہر ہمارا خونی اور نسبی تعلق نہیں لیکن آپ ﷺ کی شفقت کے لحاظ سے، آپ امت کے بڑے اور رہنما ہونے کے لحاظ سے دل میں والد سے زیادہ آپ کیلئے احترام ہونا چاہئے، زیادہ کیوں؟ اس لیے کہ

'لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ'. [صحيح البخاري، كتاب الإيمان، باب حب الرسول من الإيمان (۱۳) صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب وجوب محبة رسول الله ﷺ (۶۲)]

''ایمان تو تب مکمل ہوگا جب تم میرے ساتھ وہ تعلق اور محبت رکھو گے جو والد، اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ ہے۔''

نبی کریم ﷺ سے محبت کی دوسری وجہ

دوسری قسم جس کو علماء نے عقلی محبت کا نام دیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ کسی کے جمال، کمال، کسی کی خوبصورتی، خوب سیرتی یا اس کے ہمارے اوپر کسی احسان کی وجہ سے اس کی اچھی صورت، سیرت، کمال اور احسان پر غور کر کے شعوری طور پر دل کے اندر محبت پیدا کرنا اور پیدا ہونا۔

جہاں تک کمالِ ظاہری اور خوبصورتی کا تعلق ہے وہ بھی دل کے اندر ایک (اچھی یا بری) کشش پیدا کرتی

ہے۔ نبی ﷺ کے اندر یہ تینوں چیزیں موجود تھیں، کمالِ صورت بھی، کمالِ سیرت بھی اور کمال احسان بھی۔

جہاں تک ظاہری کمال اور صورت کا تعلق ہے جن لوگوں نے دیکھا، انہوں نے اپنی گواہی کو قیامت تک کتابوں میں محفوظ کیا، جیسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ جن کی بات مسلم کی صحیح میں موجود ہے:

'كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ'

اللہ نے اپنے نبی ﷺ کو سورج اور چاند کی طرح حسن عطا فرمایا ہوا تھا۔ کسی نے اس طرح بیان کیا:

'لَوْ رَأَيْتَهُ رَأَيْتَ الشَّمْسَ طَالِعَةً' [سنن الدارمی، مقدمہ، باب فی حسن النبی ﷺ (۴۴/۱) رقم (۶۰) شعب الإیمان (۱۵۱/۲) الرقم (۱۴۲۰)]

جب آپ جلوہ افروز ہوتے تو لگتا کہ سورج نکل آیا ہے، مجلس میں آکر بیٹھتے تو یوں محسوس ہوتا کہ ہر چیز روشن ہوگئی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جن کو آپ کی مجلس اور خدمت میں رہنے کا اکثر موقع ملا ہے، ان کے الفاظ یہ ہیں:

'كَأَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِيْ فِيْ وَجْهِهِ'

آپ کا چہرہ مبارک ایک چمکتا ہوا آفتاب تھا اور فرماتے ہیں:

'وَإِذَا ضَحِكَ يَتَلَأْلَأُ نُوْرُهُ فِي الْجُدُرِ' [نور الیقین فی سیرة سید المرسلین (۲۰۷/۱) الشفاء بتعریف حقوق المصطفی (۶۱/۱)]

ہنستے تھے تو ہم چمکدار دانتوں کا عکس محسوس کرتے تھے کہ چیزوں پر پڑتا تھا، دانتوں کے عکس سے دیواریں منور ہوتی تھیں۔

ایک اور جلیل القدر صحابی عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے آپ ﷺ کے حسن صورت اور حلیے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا:

'فَوَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَشَدُّ النَّاسِ حَيَاءً مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَمَا مَلَأْتُ عَيْنِيْ مِنْهُ وَلَا رَاجَعْتُهُ'. [سیر أعلام النبلاء (۶۱/۳)]

''کبھی نظر بھر کے دیکھا ہو تو حلیہ بیان کرسکوں، میں نے تو کبھی نظر بھر کر دیکھا ہی نہیں۔''

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ جو نعت گوئے رسول ہیں، جن کو آپ ﷺ کی تعریف اور نعت گوئی کا اعزاز حاصل ہوا، ان کے مشہور الفاظ ہیں:

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِيْ
وَأَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَآءُ

کہ آپ جیسا خوبصورت کبھی کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور آپ سے بہتر کسی ماں نے نہیں جنا، آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح تمام ظاہری اور باطنی عیوب سے پاک کر کے پیدا کیا گویا کہ آپ کو آپ کی اپنی مرضی کے مطابق پیدا کیا گیا۔

آپ کے باطنی کمالات کی وجہ سے محبت:

جہاں تک باطنی اور اندرونی کمالات کا ذکر ہے اور جن کا تعلق انسان کی سیرت اور کردار سے ہوتا ہے، یہ ایک الگ اور مستقل مضمون ہے لیکن اختصار کے ساتھ، اللہ تعالیٰ نے آپ کی سیرت اور کردار کے بارے میں عرش عظیم سے گواہی دی:

﴿إِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ﴾ [القلم:۴]

آپ ﷺ کے اخلاق اور کردار بہت ہی اونچے معیار کے ہیں، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آپ ﷺ کی پاکیزہ زندگی کی قسم کھائی ہے، اتنی پاک زندگی اور بے داغ سیرت کہ اللہ کریم قرآن پاک میں اس کی قسم کھاتے ہیں:

﴿لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ﴾ [الحجر:۷۲]

مزے کی بات یہ ہے کہ یہاں دور کے ڈھول سہانے والی بات نہیں کہ دور سے سن کر لوگوں نے کہا کہ بڑے اچھے ہیں بلکہ جتنا کوئی قریب آیا، جتنا کسی نے قریب سے دیکھا اتنا ہی گرویدہ ہوگیا۔

نبی کریم ﷺ کے دکھ سکھ کی ساتھی اور غمخوار بیوی خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا جنہوں نے آپ کے شب و روز کو دیکھا تھا، آپ کی سیرت اور کردار کی عظمت سے اچھی طرح واقف تھیں، پہلی وحی آنے کے بعد ان کی گواہی دی، جب قدرتی طور پہ آپ ﷺ پریشانی اور گھبراہٹ کا شکار تھے کہ اتنی بڑی ذمہ داری مجھ پر ڈالی جارہی ہے، پورے عرب اور پھر پوری دنیا کی اصلاح میں اکیلا کیسے کروں گا، تسلی دینے کے لیے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کے کردار کا خلاصہ چند الفاظ میں بیان کیا:

'إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ، وَ تَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ' [صحیح البخاری ، کتاب بدء الوحی، باب بدء الوحی (۳) صحیح مسلم، کتاب الإیمان ، باب بدء الوحی (۲۳۱)]

آپ ﷺ قریبیوں، رشتہ داروں اور عزیزوں سے بہترین برتاؤ کرنے والے ہیں، لوگوں کا بوجھ اٹھانے والے ہیں، نادار کو سرمایہ دینے والے، مہمان کی خدمت کرنے والے ہیں اور مصیبت زدگان کی مدد کرنے والے ہیں، اس لیے مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بڑے کام میں جو آپ پر ڈالا جارہا ہے، جو ذمہ داری آپ ﷺ پر عائد کی جارہی ہے، اس کام میں بھی اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائیں گے۔

محسن انسانیت سے محبت اس لیے بھی

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ﴾. [الاعراف:۱۵۷]

﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ﴾. [التوبة:۱۲۸]

جو چیزیں انسانیت کو تکلیف دینے والی ہیں، ان کی تکلیف کسی اور سے زیادہ آپ ﷺ خود محسوس فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ أَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ﴾. [الشعراء:۳]

آپ تو اس غم میں اپنی جان کو ہلکان کررہے ہیں، اس غم میں گھلے جارہے ہیں کہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے؟..... حق پر یقین کیوں نہیں کرتے؟..... میرے سچے پیغام کو کیوں نہیں مانتے اور یہ غم کیوں ہے، یہ غم اس لیے ہے کہ اگر نہیں مانیں گے تو ان کا نقصان ہوگا، نہیں مانیں گے تو جہنم کا ایندھن بنیں گے۔ آپ ﷺ کی ساری تگ ودو انسانیت کو جہنم سے بچانے کے لیے ہے۔ راتوں کی دعائیں، دن کی بھاگ دوڑ، لوگوں سے جدل، بحث اور گفتگو، دور دراز کے سفر، جہاد اور جنگیں، زخم کھانا اور اپنے عزیز ترین، پیارے ساتھیوں کو شہید کروانا، یہ سب کیوں تھا، سب لوگوں تک ہدایت پہنچانے کی کوشش

تھی، لوگوں کو جہنم سے بچانے کی کوشش تھی، ان کو آگ سے بچا کر جنت کے راستے پر گامزن کرنے کی کوشش کی۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:

'أَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَأَنْتُمْ تَقَحَّمُونَ فِي النَّارِ'.[صحيح مسلم،كتاب الفضائل ،باب شفقته على أمته (٤٢٣٤) سنن الترمذي،كتاب الأمثال، عن رسول الله ﷺ (٢٧٩٩)]

میری کوشش یہ ہے کہ میں تمھیں کھینچ کر جہنم کے راستے سے واپس لے آؤں۔

یہ ہمدردی ومحبت جو آپ ﷺ کو انسانیت، امت کے ساتھ تھی، اس کا لازمی تقاضا پھر یہ بھی ہے کہ امت اور انسان بھی آپ ﷺ کے ساتھ محبت رکھیں۔ آپ بخشش اور مغفرت کی دعائیں کرتے تھکتے نہیں تھے، یہاں بھی آپ کی دعائیں جاری ہیں اور قیامت کے میدان میں بھی جب سب اپنی اپنی جان کی فکر میں لگ جائیں گے۔

ہر ایک کو یہ فکر ہوگی کہ میں بچ جاؤں، اس وقت بھی نبی رحمت کی زبان مبارک پر اپنے لیے نہیں بلکہ تمنائیں اور دعائیں ہوں گی تو امت کے لیے:

'رَبِّ أُمَّتِي رَبِّ أُمَّتِي' [صحيح البخاري، كتاب التفسير، باب سورة بني اسرائيل (٤/١٧٤٥) رقم (٤٤٣٥)، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب أدنى اهل الجنة منزلة (١/١٢٥) رقم (٥٠٠)]

میری امت بچ جائے، میری امت عذاب سے محفوظ ہو جائے۔ ساری ساری رات، آدھی رات، تہائی رات، دو تہائی رات اللہ کے حضور کھڑے رہنا، کبھی اس طرح کبھی اُس طرح، دعائیں کر رہے ہیں اور رو رہے ہیں صرف اپنے لیے نہیں بلکہ امت کے لیے۔

نبی کریم ﷺ سے محبت ایمان کا لازمی جزو ہے

یہ محبت ایمان کا لازمی نتیجہ بھی ہے، اسے آپ محبت شرعی بھی کہہ سکتے ہیں، ایسی محبت کہ جس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ حفیظ جالندھری نے اسی حدیث کا ترجمہ ہی کیا ہے ؎

محمد کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

اگر یہ محبت دل میں نہیں تو ایمان نہیں اور اسلام نامکمل ہے۔

صحیح بخاری میں ایک اور حدیث ہے جس میں آپ ﷺ فرماتے ہیں:

'ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ'.

تین چیزیں ایسی ہیں، اگر تم اپنے اندر پیدا کر لو تو تمھیں ایمان کی حلاوت، مٹھاس اور ایمان کا صحیح ذائقہ مل جائے۔ ان میں سب سے پہلی کیا ہے:

'أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا'.[صحيح البخاري،كتاب الإيمان، باب حلاوة الإيمان (١٥) صحيح مسلم،كتاب الإيمان، باب خصال من اتصف بهن حلاوة الإيمان (٦٩)]

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کو اپنے دل میں اس حد تک بسا لو کہ کسی اور کا مقام نہ ہو، دل میں کسی اور کے لیے وہ جگہ نہ ہو جو اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے۔

نبی کریم ﷺ سے صحابہ کی محبت کا اچھوتا انداز

بخاری شریف میں ہے کہ حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جو بعد میں مسلمان ہوئے تھے، یہ پہلے قریش کے نمائندے اور سفیر تھے، بات چیت کرنے کے لیے آئے، مسلمان مکے سے باہر تھے، انہوں نے جا کر اپنے ساتھی سرداروں کو بتایا کہ مسلمان تو اب محمد ﷺ کی اتنی عزت اور احترام کرتے ہیں کہ تم تصور بھی نہیں کر سکتے:

'وَاللَّهِ إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ، يُعَظِّمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُحَمَّدًا'.

میں نے دنیا کے دربار دیکھے اور میں کہہ سکتا ہوں کہ کسی رئیس اور بڑے کی اس کے ساتھیوں نے ایسی عزت، احترام اور محبت نہیں کی جو محمد ﷺ کے ساتھی آپ کی کرتے ہیں، وہ کیا کرتے ہیں؟

'وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ'.

مجلس میں باتیں ہو رہی ہوں لیکن جب آپ ﷺ بولتے ہیں تو سب خاموش ہو جاتے ہیں، سب اپنی آوازیں بند کر لیتے ہیں:

'وَمَا يُحِدُّونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ'.

میں نے کسی آدمی کو نظر بھر کے آپ کی طرف دیکھتے ہوئے نہیں پایا، وہ نظریں نیچی رکھتے ہیں، احترام اور ادب کرتے ہیں:

'وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ'.

[صحيح البخاري، كتاب الشروط، باب الشروط فى الجهاد (٢٥٢٨) مسندأحمد (٤/٣٢٣) الرقم(١٨٩٣٠)]

نماز کا وقت ہوا، میرے سامنے آپ ﷺ نے وضو کے لیے پانی منگوایا، جانثاروں نے وضو کا پانی زمین پر نہیں گرنے دیا، وہ زمین پر گرنے سے پہلے اسے اپنے ہاتھوں میں لے لیتے تھے اور برکت، تعظیم اور محبت کے لیے اپنے ہاتھوں، بازوؤں اور چہروں پر ملتے تھے۔

اس نے کہا، میرے ساتھیو! اس سے سبق ملتا ہے کہ جو قوم اپنے پیارے اور محبوب قائد کے وضو کا استعمال شدہ پانی نیچے نہیں گرنے دیتی وہ آپ کے خون کے قطرے کب اور کیسے گرنے دے گی، اب ہم ان کے ساتھ نہیں لڑ سکتے، اب صلح بہتر ہے، جس شرط پر بھی ہو مان لینا چاہیے۔

محبت رسول ﷺ کے سامنے ہر چیز قربان

اس حد تک تعلق اور احترام کہ کوئی رشتہ اور تعلق اس سے زیادہ تو دور کی بات ہے، صحابہ کے نزدیک اس کے برابر بھی نہیں تھا، جیسا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور آپ کے بیٹے عبد الرحمن کا آپس میں مکالمہ ظاہر کرتا ہے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ کا یہ بیٹا جنگ بدر کے موقع پر مسلمان نہیں تھا، بعد میں اسلام لایا، اس نے مسلمان ہونے کے بعد باپ کو یاد دلایا:

'فَقَالَ لِأَبِيهِ لَقَدْ هَدَفْتَ لِيَ يَوْمَ بَدْرٍ مِرَارًا فَصَدَدْتُ عَنْكَ'.

میں نے آپ کو پہچان لیا، مجھے پتا چل گیا کہ میدان کارزار میں لڑتے لڑتے آپ میرے سامنے آ گئے، آپ کی توجہ نہیں تھی، اگر میں چاہتا تو ایک ہی وار سے سر قلم کر سکتا تھا لیکن بہر حال مخالفوں کی صفوں میں ہونے کے باوجود میں بیٹا تھا، آپ باپ تھے، آپ میرے محسن اور بڑے تھے اس لیے میں نے وار نہیں کیا:

تاریخ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا جواب یادگار ہے، آپ نے فرمایا: 'لَوْ هَدَفْتَ لِيَ لَمْ أَصْدِفْ'.

افسوس کہ مجھے پتا نہیں چلا، اگر تم میرے وار کی زد میں ہوتے تو میں اس وجہ سے وار نہ روکتا کہ تم میرے بیٹے ہو، وار کرتا اور تمھارے ٹکڑے ٹکڑے کرتا، یہ سمجھ کر کہ تم میرے بیٹے تو ہو لیکن میرے نبی اور اس کے دین کے مخالف ہو۔ [السيرة النبوية الحلبية (٢/٤١٤)]

یہ ہے وہ محبت اور تعظیم کا جذبہ، جو صحابہ کے دل

کے اندر تھا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ تو خاص آدمی ہیں، عام صحابی حتیٰ کہ عورتیں، احد کی مشہور جنگ میں ایک خاتون صحابیہ کو خبر ملی کہ تیرا باپ، خاوند اور بیٹا باری باری تینوں شہید ہو گئے، لیکن وہ ہر اطلاع ملنے پر کہتی تھی، ہمارے نبی ﷺ کیسے ہیں؟ کیا آپ ﷺ تو محفوظ ہیں؟ اور پھر جب وہ لاشوں کو سنبھالنے کے لیے میدان جنگ میں آئی تو اس نے اپنی آنکھوں سے نبی ﷺ کو آتے دیکھا تو اس کی زبان سے یہ الفاظ نکلے جو تاریخ نے محفوظ کیے ہیں: 'كُلُّ مُصِيبَةٍ بَعْدَكَ جَلَلٌ'.

مجھ پر باپ، شوہر اور بیٹے کی شہادت کی شکل میں تین مصیبتیں یکدم اور اکٹھی آئی ہیں، لیکن اگر آپ ہیں تو اللہ کی رضا کے لیے ان سب تکلیفوں کو برداشت کروں گی، آپ ﷺ کے ہوتے ہوئے مجھے اس بڑے نقصان کی پروا تو ہے لیکن وہ نہیں جو ہونی چاہیے۔ [سبل الہدی والرشاد (۴۳۱/۱۱) سیرۃ ابن ہشام (۹۹/۲)]

محبت رسول ﷺ کا چشمہ ایمان ہے

نبی کریم ﷺ سے جو محبت اور تعلق ہے اس کی عجیب کیفیت ہے، یعنی آپ اندازہ کریں کہ ''ہندہ'' جو ابوسفیان کی بیوی تھی، جو اتنی شدید دشمن اور مخالف تھی کہ اس نے سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کروایا اور یہی نہیں بلکہ اپنے انتقام کی آگ کو ٹھنڈا کرنے کے لیے آپ کے سینے کو چاک کر کے دل اور جگر کو نکالا (بدر کی لڑائی میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں جو اس کے قریبی رشتہ دار مارے گئے، ان کے بدلے میں اس نے نذر مانی تھی کہ حمزہ رضی اللہ عنہ کو ختم کراؤں گی اور پھر اس کے جگر اور دل کا ہار بنا کر گلے میں پہنوں گی تب میرا دل ٹھنڈا ہوگا)

یہ کام اس نے کیا لیکن جب ایمان لائی تو اس نے کہا کہ چند لمحے پہلے دنیا میں کسی اور سے اتنی زیادہ نفرت نہیں تھی جتنی آپ اور آپ کے پورے گھرانے سے تھی اور اب ایمان اور آپ ﷺ کو دل سے قبول کرنے کے بعد میں محسوس کرتی ہوں کہ آپ کے لیے دل میں جو مقام ہے وہ اور کسی کے لیے نہیں۔ مگر یہ یاد رکھیں کہ محبت کی یہ جو اعلیٰ اور پاکیزہ ترین قسم ہے، جو ایمان سے پھوٹتی ہے اور ایمان کی بنیاد پر پیدا ہوتی ہے جس میں وہ ساری باتیں جن کا ذکر ہوا، شامل ہوتی ہیں اور عقیدے پر ہوتی ہے، یہ اطاعت اور فرمانبرداری کے بغیر مکمل نہیں ہوتی، وہ ایمان جس کے ساتھ عمل، اطاعت اور فرمانبرداری بھی ہو، اس سے یہ محبت دل میں آتی ہے۔

محبت نبوی ﷺ کے حصول کے ذرائع

بیہقی میں اس سلسلے میں ایک عجیب روایت آئی ہے، لکھا ہے:

'تَوَضَّأَ يَوْمًا فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَتَمَسَّحُونَ بِوَضُوءِهِ'.

ایک دن آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور وہ کیفیت جو عروہ نے دیکھی تھی وہی یہاں پیدا ہوئی کہ آپ کے استعمال شدہ پانی کو لوگوں نے ہاتھوں میں اچک لیا اور اسے اپنے بازوؤں اور بدن پر ملنے لگے تو آپ ﷺ نے سوال کیا: 'مَا حَمَلَكُمْ عَلَى هَذَا'.

تم ایسا کیوں کرتے ہو؟ جواب ملا:

'حُبُّ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ'.

اللہ اور رسول کی محبت کی وجہ سے کرتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا، سنو!

'مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُحِبَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ أَوْ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ'

جو یہ پسند کرتا ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ محبت رکھے اور یہ بھی پسند کرتا ہے کہ اللہ اور اس کا رسول بھی اس سے محبت رکھیں تو اسے کچھ کام کرنے پڑیں گے، یہ مقام اور محبت ایسے نہیں ملے گی، دعوے، تقریروں اور نعتوں سے نہیں ملے گی بلکہ اس کیلئے کچھ کرنا ہوگا، وہ کیا کرے:

'فَلْيَصْدُقْ حَدِيثَهُ إِذَا حَدَّثَ'. بولے تو سچ بولے۔

'وَلْيُحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَهُ'. [معجم الأوسط (۳۲۰/۶) الرقم (۶۵۱۷) شعب الإیمان (۲۰۱/۲) الرقم (۱۵۳۳)]

پڑوسیوں اور قریبیوں کے ساتھ اچھا سلوک اور برتاؤ کرے، جس کی عملی زندگی اچھی ہو، لوگوں کے ساتھ تعلق اور برتاؤ اچھا ہو، امانت دار اور سچا ہو، وہ جب رسول کا دعویٰ کرے تو جچتا ہے اور پھر وہ یک طرفہ محبت نہیں کرے گا، بلکہ اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت کرے گا، اللہ تعالیٰ بھی اسے اپنا خاص بندہ بنا لے گا۔

نبی کریم ﷺ سے محبت کی عجیب مثال

اس صحابی کا واقعہ تو مشہور ہے:

اس نے آ کر کہا، حضور ﷺ! میں آپ کو اپنی جان، مال اور اولاد سے زیادہ محبوب رکھتا ہوں، آپ ﷺ کو دیکھے بغیر مجھے چین نہیں آتا، گھر اور کاروبار میں ہوتا ہوں، یاد آتی ہے تو سب کچھ چھوڑ کر آپ ﷺ کی خدمت میں آجاتا ہوں، جب محبت کا یہ جوش ہوتا ہے تو مجھے ایک فکر ہوتی ہے کہ مرنے کے بعد جنت میں، میں آپ کو دیکھ سکوں گا یا نہیں، آپ ﷺ کے ساتھ رہ سکوں گا یا نہیں، جنت میں چلا بھی گیا، آپ تو انبیاء کے ساتھ اونچے درجات پر ہوں گے، میں آپ کو کیسے دیکھوں گا، اب تو میں سب کچھ چھوڑ کر جس وقت چاہتا ہوں آجاتا ہوں، وہاں کیا ہوگا؟

آپ ﷺ نے خاموشی اختیار کی جواب آپ نے نہیں دیا، بلکہ آیت کی شکل میں جواب عرش عظیم سے آیا، قرآن مجید کی سورۃ نساء میں آج تک موجود ہے اور قیامت تک رہے گا، آپ ﷺ نے صحابی کو آیت پڑھ کر سنا دی:

﴿وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُولَ فَأُولٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيقًا﴾. [النساء: ۶۹]

جو اطاعت اور فرمانبرداری کرے اللہ اور رسول کی تو یہ لوگ جنت میں ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی انعام ہوا، انبیاء اور انبیاء کے قریب ترین ساتھی اور ان کی تصدیق کرنے والے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جیسے لوگ اور بڑے بڑے شہداء و صالحین۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی اور اپنے نبی محترم ﷺ کی سچی، حقیقی محبت عطا کرے اور آپ کی اطاعت کر کے اس محبت کو صحیح معنوں میں مضبوط بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

☆.....☆.....☆

مرکز کی جانب سے افطار پروگرام

مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کی جانب سے افطار پارٹی پروگرام کے سلسلہ میں ضلع سیالکوٹ کے امیر ملک محمد منیر اعوان کی زیر نگرانی تحصیل سیالکوٹ کے مختلف علاقوں، گرین ٹاؤن، کوٹلی لوہاراں مغربی، علی آباد ہیڈ مرالہ، گڑھی گوندل، سُرگ پور، کتوبندہ میں افطار پارٹی کا اہتمام کیا گیا۔ ان پروگرامات میں احباب نے کثیر تعداد میں شرکت کی اور مرکز کے کام کو سراہا۔

منجانب:۔ ڈاکٹر عبدالسمیع ناظم نشر و اشاعت تحصیل سیالکوٹ

عفو و درگزر کی اعلیٰ ترین مثالیں

تحریر

جناب مولانا
عبدالمالک مجاہد حفظہ اللہ

اسلام کی روشن کرنیں چاروں طرف پھیل رہی تھیں، مختلف علاقوں کے لوگ اور قبائل اسلام قبول کر چکے تھے، اللہ کے رسول ﷺ اس وقت کے شدت سے منتظر تھے جب مکہ فتح ہو، ہجرت کا آٹھواں سال شروع ہو چکا تھا، قریش مکہ ابھی تک بت پرستی میں مبتلا تھے، ہدایت واضح تھی، کھلے دلائل کے ساتھ ثابت ہو چکا ہے کہ بت نفع اور نقصان کے مالک نہیں، یہ محض پتھر ہیں، خود انسانوں کے تراشے ہوئے اور خود ان ہی کے بنائے ہوئے۔

اور پھر وہ مبارک دن بھی آ گیا جب اللہ کے رسول ﷺ اپنے صحابہ کے ہمراہ مکہ کی طرف روانہ ہوئے، رمضان المبارک کا مقدس مہینہ تھا، اس کے بیس دن گزر چکے تھے، اللہ کے رسول ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ ذرا قریش کے متکبر و مغرور اور تنومند جوانوں کو دیکھئے، ان کے مددگاروں کی طرف نظر دوڑائیں، آج کس طرح ذلیل و خوار ہو کر جان کے خوف سے مارے مارے پھر رہے ہیں۔ کون سے ظلم اور جرائم ہیں جو انہوں نے نہیں کئے، وہ تمام صفا پہاڑی کے دامن میں کھڑے ہیں۔

اللہ کے رسول ﷺ بیت اللہ میں داخل ہوئے، اس بیت اللہ میں جہاں سے نکالے گئے تھے، بیت اللہ کا طواف شروع ہوا، اس گھر میں تین سو ساٹھ بت ہیں، کعبہ بتوں سے گھرا ہوا ہے اور آپ ﷺ فرما رہے ہیں:

﴿جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۱)

''حق آ گیا اور باطل مٹ گیا کہ باطل تو مٹنے ہی کے لئے ہے۔''

بتوں کو توڑا جا رہا ہے، وہ پاش پاش ہو رہے ہیں، ٹکڑے ٹکڑے ہو رہے ہیں اور اس کے ساتھ ہی قریش کا غرور و تکبر بھی پاش پاش ہو گیا، آج سے رب تعالیٰ کی عظمت اور جلالت کے ماننے والوں کا دور شروع ہو رہا ہے، اکیلے رب کا جو لاشریک ہے، بادشاہی اسی کی، حکومت اسی کی، تعریف اسی کی ہے۔ آج پھر کعبہ کے در و دیوار اللہ اکبر، اللہ اکبر کی صدا سے گونج رہے ہیں۔ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کی آواز پہاڑوں کی چوٹیوں تک پہنچ رہی ہے، آج مکہ کا ذرہ ذرہ لا الہ الا اللہ کی گواہی دے رہا ہے، آج محمد ﷺ کی عظمت کا پھریرا لہرا رہا ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ فتح مکہ کی خوشی میں آٹھ رکعت نماز ادا کر رہے ہیں، اپنے اکیلے اور طاقتور رب کے سامنے عاجزی کے ساتھ اس کا شکر ادا ہو رہا ہے۔ مکہ والوں کی نگاہیں زمین پر گڑی ہوئی ہیں اور دلوں میں اندیشے ہیں کہ ہمارے ساتھ کیا سلوک ہوگا؟

اعلان ہوتا ہے: جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہوا اس کو امان ملے گی، جو بیت اللہ میں آ گیا اس کے لئے بھی امن ہے اور جو اپنے گھر کے دروازے بند کر کے بیٹھ گیا اس کو بھی امان مل گئی۔ پھر ایک آواز آتی ہے: مکہ والو! اسلام لے آؤ، سلامتی پا جاؤ گے۔

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو حکم ہوتا ہے کہ وہ اللیط کے راستے سے مکہ میں داخل ہوں، ان کے ساتھ قبیلہ اسلم، قبیلہ غفار، قبیلہ مزینہ، اور جہینہ کے جنگجو اور بہادر ہیں، مختلف قبائل کے لوگ ہیں۔ آپ کے جلو میں مکہ کی طرف بڑھ رہے ہیں اور پھر کائنات نے ایک بڑا عجیب منظر دیکھا، ایک فاتح نے اپنی سواری پر اپنے آپ کو رب کی بارگاہ میں جھکا دیا، عمامہ مبارک سے اپنے چہرہ کو ڈھانک لیا۔ آج مکہ فتح ہو رہا ہے اور شکر گزاری کے طور پر رب کی حمد و ثناء ہو رہی ہے اور فاتح مکہ اس شہر میں پھر سے داخل ہو رہے ہیں۔ جہاں سے آٹھ سال قبل نکالے گئے تھے پھر آپ باب کعبہ کے سامنے آئے، زبان اقدس سے نکلا:

لا اله الا الله وحده لا شريك له، صدق وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده

''اکیلے رب کی بادشاہی ہے جس کا کوئی شریک نہیں، جس نے اپنے وعدے کو سچ کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد کی اور تمام گروہوں کو اکیلے شکست فاش دی۔''

بھرپور انکساری کے ساتھ اعلان ہوا۔ آج تمام مال و دولت، عزت، غرور و تکبر اور خون سب کے سب میرے قدموں کے نیچے ہے۔ ہاں! اس گھر کی کنجیاں اور پانی پلانے کا انتظام جن کے پاس تھا وہی ان کو سنبھالیں گے۔ پھر نظریں جھکائے قریش سے آپ ﷺ مخاطب ہوئے:

يا معشر قريش! ماترون انى فاعل بكم

''اے قریش والو! جانتے ہو میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کرنے والا ہوں؟ آواز آئی:

خيراً، اخ كريم، وابن اخ كريم

آپ سے خیر اور بھلائی کی امید ہے، آپ رحم و کرم والے بھائی اور رحم و کرم کرنے والے بھائی کے بیٹے ہیں۔ آواز گونجتی ہے:

فانى اقول لكم كما قال يوسف لاخوته: لاتثريب عليكم اليوم، اذهبوا فانتم الطلقاء

میں بھی وہی کچھ کہوں گا جو یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا، آج تم پر کوئی ملامت نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو۔ اہل مکہ کو رسول اللہ ﷺ کی زبان اقدس سے طلقاء کا خطاب ملتا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے کعبہ کے ساتھ چکر لگائے، پھر بیت اللہ کے اندر داخل ہوئے اور نماز ادا کی، اسی روز مسلمانوں کے دو آدمی شہید ہوئے، ایک قوم خزاعہ کے حبیش بن اشعر بن منقذ بن ربیعہ اور دوسرے کرز بن جابر بن حسیل فہری قرشی رضی اللہ عنہما۔ کافروں کے تیرہ آدمی مارے گئے۔

حماس بن قیس مکہ کا ایک مشرک، فتح مکہ کے دن صبح سویرے اپنی بیوی سے کہنے لگا: آج میں محمد کے ساتھیوں میں سے ایک کو تمہارے لئے خادم بنا کر لاؤں گا، تھوڑی دیر گذری سہما سہما گھر آیا۔ بی بی سے کہا: بی بی! جلدی سے دروازہ بند کر دو، بی بی نے طنزاً کہا ارے وہ تمہارا خادم کہاں گیا؟ اس نے کہا:

انك لو شهدت يوم الخندمه
اذ فر صفوان وفر عكرمه
واستقبلنا بالسيوف المسلمه
يقطعن كل ساعد وجمجمه

ضرباً فلا یسمع الا غمغمه
لهم نهیت خلفنا وهمهمه
لم تنطقی فی اللوم ادنی کلمه

اگر تم نے جنگ خندمہ کا حال دیکھا ہوتا جب کہ صفوان اور عکرمہ بھاگ کھڑے ہوئے اور سونتی ہوئی تلواروں سے ہمارا استقبال کیا گیا جو کلائیاں اور کھوپڑیاں اس طرح کاٹتی جا رہی تھیں کہ پیچھے سوائے ان کے شوروغوغا اور ہمہمہ کے کچھ سنائی نہیں پڑتا تھا، تو تم مجھے ملامت کی ادنیٰ بات بھی نہ کہتیں۔

اس روز اللہ کے رسول ﷺ نے حکم دیا کہ نو آدمیوں کو ہر حال میں قتل کر دیا جائے، خواہ وہ کعبے کے غلاف سے چمٹے ہوئے پناہ کیوں نہ طلب کر رہے ہوں۔ ان میں ابوجہل کا بیٹا عکرمہ اور صفوان بن امیہ بن خلف بھی شامل تھے جن کو بعد ازاں معافی مل گئی۔ حویرث بن نقیذ بن وہب وہ بد بخت تھا جو اللہ کے رسول ﷺ کو مکہ میں ایذائیں پہنچایا کرتا تھا اور جب حضرت فاطمہ اور ام کلثوم رضی اللہ عنہما ہجرت کے وقت حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے اونٹ پر سوار ہو کر مدینے رسول اکرم ﷺ کے پاس جانے کے لئے نکلیں تو یہ ظالم آڑے آ گیا، اس نے اونٹ کو زور سے بھڑکایا جس پر وہ دونوں سوار تھیں چنانچہ وہ دونوں اونٹ پر سے گر پڑیں، رسول اکرم ﷺ نے جب اس کا خون حلال قرار دیا تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہتھے چڑھ گیا اور انہوں نے اس کو واصل جہنم کر دیا۔ اور پھر لوگوں نے یہ منظر بڑی حیرت سے دیکھا، ان کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں، بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا قاتل وحشی بن حرب پیش ہوا یہ فتح مکہ کے دن طائف کی طرف بھاگ گیا تھا، اپنے خاندان کے گروہ کے ساتھ اس حال میں پیش ہوا کہ کلمہ طیبہ کا ورد زبان پر جاری تھا اور پناہ اور امان کا طالب تھا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: کیا وحشی آیا ہے؟

عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ ﷺ!

ارشاد ہوا: ذرا بتاؤ تم نے میرے پیارے چچا کو کیسے شہید کیا تھا؟ جب اس نے قصہ بیان کیا تو آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے، ارشاد ہوا: وحشی اپنے چہرے کو مجھ سے دور کر لو!

چچا کے ساتھ شدید محبت کے باوجود نبی رحمت ﷺ نے اپنے چچا کے قاتل کے اسلام کو قبول کیا اور اس کو معاف کر دیا۔ کیا تاریخ نے عفو و درگزر کی کوئی ایسی مثال بھی دیکھی ہے؟

اس روز عورتیں بھی اسلام قبول کرنے کے لئے آئیں انہی میں چھپتے چھپاتے ہند بنت عتبہ بھی آئی، اس کے قتل کا حکم بھی صادر ہو چکا تھا، حضرت حمزہ کی نعش مبارک کے ساتھ اس کا سلوک اور خود رسول اللہ ﷺ کو ہر وقت ایذائیں پہنچانا اس کا مقصد حیات تھا، جرم بڑا بھیانک اور خوفناک تھا مگر اس کا بھی اسلام قبول ہوا، انسانی تاریخ میں عفو و درگزر کی ایک اور مثال قائم ہوئی جس کا جواب رہتی دنیا تک نہیں مل سکتا۔

ہند بنت عتبہ عفو و درگزر کے اس واقعے سے اتنی متاثر ہوئی کہ کفر و شرک اور بتوں سے اس کی محبت کا طلسم پاش پاش ہو گیا، بتوں کے بارے میں اس کا فریب ختم ہوا، اسلام کی دولت سے مالا مال ہو کر گھر واپس ہو گئی، بتوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا اور ان کو توڑنا شروع کیا، بتوں کو توڑتی جاتی اور ساتھ ساتھ کہتی جاتی تھی: ہائے! ہم تمہارے بارے میں کتنے دھوکے اور فریب میں مبتلا تھے، اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں بکری کے دو بچے بطور ہدیہ ارسال کئے، عرض کیا: ہماری بکریاں بہت کم بچے جن رہی ہیں، اللہ کے رسول ﷺ نے برکت کی دعا فرمائی تو بہت زیادہ بکریاں ہو گئیں، محتاجوں کو بکریاں دیتی اور کہتی: یہ رسول اللہ ﷺ کی دعا کی برکت سے ہیں، اللہ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اسلام کی دولت بخشی۔

فتح مکہ اسلام کا ناقابل فراموش واقعہ ہے، اس روز اللہ نے اسلام کو عزت و وقار بخشا، کفر و شرک کو کاری ضرب لگی، بیت اللہ میں اللہ کا کلمہ گونجا اور مشرکین سے اللہ کے گھر کو آزاد کیا گیا اور پھر اسی دن عفو و درگزر کی وہ مثالیں قائم ہوئیں کہ تاریخ ان کو دوہرانے سے قاصر ہے۔

❁❁❁❁❁

بقیہ دنیا کی حقیقت

نہیں دیتا، بلکہ وہ جہاں بھی پڑاؤ ڈالتا ہے تو اس کے دل میں اپنی منزل پر پہنچنے کی تڑپ برابر جاری رہتی ہے۔ امام بخاریؒ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے کندھے سے پکڑا اور کہا: ''دنیا میں اس طرح (زندگی بسر) کر جیسے تو پردیسی ہو یا مسافر۔''

⑨ بہت سے لوگوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ اور لوگوں کی رضا بیک وقت حاصل کرنا ناممکن سی بات ہے، لیکن اگر وہ دنیا سے بے رغبتی کرے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں جو کچھ دیا ہے، اسی پر قناعت کر لیں تو وہ خالق و مخلوق دونوں کی رضا حاصل کر لیں گے۔ امام ابن ماجہؒ حضرت سہل بن سعد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ ایک شخص رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا، اے اللہ کے رسول! آپ میری کسی ایسے عمل کی طرف راہنمائی فرمائیں جس کے کرنے سے اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے محبت کریں اور لوگ بھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا سے بے رغبتی اختیار کر، اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کریں گے، (اسی طرح اگر تو) جو کچھ لوگوں کے ہاتھ میں ہے، اس سے بے نیاز ہو جائے تو لوگ بھی تجھ سے محبت کریں گے۔

⑩ اگر یہ دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں مچھر کے ایک پَر کے برابر بھی حیثیت رکھتی تو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ رکھنے والا اس دنیا سے ایک گھونٹ بھی نہ پی سکتا، لیکن جب اس دنیا کی اللہ تعالیٰ کے ہاں اتنی حیثیت ہی نہیں تو کافر اور مشرک بھی دنیا کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ امام ترمذیؒ حضرت سہل بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں مچھر کے ایک پَر کے برابر بھی حیثیت رکھتی تو اللہ تعالیٰ کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ پلاتے۔''

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو دنیا کی حقیقت جاننے کی توفیق عطا فرمائے، آمین یا رب العالمین!

❁❁❁❁❁

سعید ساجد کو صدمہ، ہمشیرہ محترمہ انتقال کر گئیں

اناللہ وانا الیہ راجعون

ہفت روزہ اہل حدیث کے پیسٹنگ انچارج سعید ساجد کی چھوٹی ہمشیرہ مورخہ 10 اگست 2014ء بروز اتوار صبح 8 بجے انتقال کر گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ کی نماز جنازہ چک 36 فیصل آباد میں ادا کی گئی جس میں سینکڑوں لوگ شریک ہوئے۔ قارئین کرام مرحومہ کی مغفرت کیلئے خلوص دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی بشری لغزشوں سے درگزر کرتے ہوئے انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے۔ آمین! (ادارہ)

خدمتِ خلق

تحریر
جناب پروفیسر عبدالجبار شاکر حفظہ اللہ

اسلام امن و سلامتی، صلاح و فلاح، ایثار و ہمدردی، عیادت وتعزیت، غم خواری وغم گساری، انفاق فی سبیل اللہ اور خدمت خلق کا دین ہے، جس کا پیغام اور نظام فلاح معاشرہ اور اصلاح انسانیت ہے۔ اسلامی تعلیمات کا جائزہ لیں تو اس میں ایک چوتھائی حصہ عقائد و عبادات کا ہے مگر تین چوتھائی توجہ معاملات پر ہے۔ خیر الناس من ینفع الناس کے مصداق بہترین افراد وہی ہیں جو دوسرے انسانوں کی خیر خواہی اور نفع مندی کا سامان پیدا کرتے ہیں۔ ایک مسلم معاشرے کے افراد خدمت خلق کے جذبے سے سرشار ہوتے ہیں اور ایک اسلامی ریاست کے ادارے اور ملازمین بھی رفاہ عامہ کے منصوبوں اور عوامی فلاح و بہبود کی تدابیر پر عمل پیرا دکھائی دیتے ہیں۔ کتاب وسنت کے احکام اور تعلیمات کا مطالعہ کریں یا عہد رسالت اور خلافت راشدہ کے نظام کا مشاہدہ کریں تو انفاق فی سبیل اللہ اور خدمت خلق کی کارروائیوں اور سرگرمیوں کا بھرپور اندازہ ہوتا ہے۔ اسلام میں اس نوع کی تمام، امدادی، رفاہی، اصلاحی، فلاحی اور سماجی سرگرمیوں کا مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوش نودی کا حصول ہے۔ نمود ونمائش سے خدمت خلق کا اجر وثواب ضائع ہو جاتا ہے اور اس منفی طرز عمل سے دلوں کا اطمینان مفقود اور ذہنوں کا سکون برباد ہو جاتا ہے۔ قرآن مجید کا مطالعہ کریں تو اسلام کی ان رفاہی، فلاحی اور اصلاحی تدابیر کے حوالے سے بہت واضح احکام اور تعلیمات ملتی ہیں۔

﴿الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلاً﴾ (الملک:۲)

''(وہ ذات) جس نے موت اور زندگی کو اس لیے پیدا کیا تا کہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں سے اچھے کام کون کرتا ہے؟''

﴿وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (الحج:۷۷)

''اور بھلائی کے کام کرو (اسی سے توقع کی جا سکتی ہے) کہ تم کو فلاح اور کامیابی حاصل ہو۔''

﴿لَن تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَمَا تُنفِقُوا مِن شَيْءٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ﴾ (آل عمران:۹۲)

''تم نیکی حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ اپنی وہ چیزیں (اللہ کی راہ) میں خرچ نہ کرو جنہیں تم عزیز رکھتے ہو، اور جو کچھ تم خرچ کرو گے، اللہ اس سے بے خبر نہ ہوگا۔''

﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ (الحشر:۹)

''اور وہ اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں، خواہ وہ خود ضرورت مند ہی کیوں نہ ہوں۔''

﴿وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ قُلِ الْعَفْوَ﴾ (البقرۃ:۲۱۹)

''پوچھتے ہیں ہم اللہ کی راہ میں کیا خرچ کریں؟ کہو جو کچھ تمہاری ضرورت سے زیادہ ہو۔''

﴿الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ﴾ (البقرۃ:۳)

''یہ (قرآن) اللہ کی کتاب ہے، اس میں کوئی شک نہیں، (یہ) ہدایت ہے ان پرہیز گار لوگوں کے لیے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے ان کو دیا، اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔''

﴿إِن تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِن تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ (البقرۃ:۲۷۱)

''اگر اپنے صدقات علانیہ دو، تو یہ بھی اچھا ہے، لیکن اگر چھپا کر حاجت مندوں کو دو تو یہ تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے۔''

﴿وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِيناً وَيَتِيماً وَأَسِيراً﴾ (الدھر:۸)

''اور اللہ کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔''

﴿لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لاَ يَسْتَطِيعُونَ ضَرْباً فِي الأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُم بِسِيمَاهُمْ لاَ يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافاً وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ﴾ (البقرۃ:۲۷۳)

''خاص طور پر مدد کے مستحق وہ تنگ دست لوگ ہیں جو اللہ کے کام میں ایسے گھر گئے ہیں کہ اپنی ذاتی کسب معاش کے لیے زمین میں کوئی دوڑ دھوپ نہیں کر سکتے، ان کی خودداری دیکھ کر ناواقف آدمی گمان کرتا ہے کہ یہ خوش حال ہیں۔ تم ان کے چہروں سے ان کی اندرونی حالت پہچان سکتے ہو مگر وہ ایسے لوگ نہیں ہیں کہ لوگوں کے پیچھے پڑ کر کچھ مانگیں، ان کی مدد کیلئے جو کچھ مال تم خرچ کرو گے، وہ اللہ سے پوشیدہ نہ ہے گا۔''

﴿إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ﴾ (التوبۃ:۶۰)

''یہ صدقات تو دراصل فقیروں اور مسکینوں کیلئے ہیں اور ان لوگوں کے لیے جو صدقات کے کام پر مامور ہوں، اور ان کیلئے جن کی تالیف قلب مطلوب ہو، نیز یہ گردنوں کے چھڑانے اور قرض داروں کی مدد کرنے میں اور اس کی راہ میں، اور مسافر نوازی میں استعمال کرنے کیلئے ہیں۔ یہ ایک فریضہ ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور دانا و بینا ہے۔''

آپ قرآن مجید کی ان چند آیات کے مضامین و موضوعات پر توجہ دیجئے اور اندازہ لگائیے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ربوبیت اور فیض رسانی کے بعد مخلوق کو اپنے اموال کے استعمال اور خرچ کرنے کا کونسا راستہ تجویز کرتا ہے۔ انہیں مخلوق خدا کی خدمت اور مستحقین کی امداد کے لیے کیسے اسلوب میں توجہ دلاتا ہے۔ ان احکام اور ترغیبات کا ایک نقشہ ہمیں عہد رسالت مآب کے مکی دور کے تیرہ سالوں اور مدنی عہد کے دس سالوں میں نمایاں دکھائی دیتا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے زمانہ قبل نبوت میں بھی چالیس سال تک ایک ایسے طرز عمل اور سیرت کا نمونہ پیش کیا ہے

جو مخلوق خدا کی خدمت، رفاہ عامہ کے اقدامات، قبائل کے درمیان اصلاحی اور تعمیری کاوشوں اور مظلوموں کی داد رسی پر مشتمل ہے۔ اپنے شباب میں حلف الفضول جیسے تاریخی معاہدے میں شرکت، پینتیس سال کی عمر میں تعمیر کعبہ کے دوران میں حجر اسود کی تنصیب کے موقع پر حکیمانہ روش اور حرب الفجار میں قبائل کو کشت و خون سے نجات دلانے کی تدابیر تو اجتماعی نوعیت کی خدمات ہیں، انفرادی سطح پر آپ کا طرز عمل ایک جداگانہ حیثیت اور اسلوب کا حامل ہے۔ آپ کا خاندانی پس منظر بھی رفاہ عامہ اور خدمت خلق کی روشن مثالوں سے آراستہ ہے۔ قصی بن کلاب نے ۴۴۰ میں حجاز میں جس شہری ریاست کی بنا ڈالی اور پھر مختلف قبائل میں ذمہ داریاں تقسیم کیں، اس میں بنوہاشم کے سپرد جو خدمات کی گئیں، وہ سراسر رفاہ عامہ اور خدمت خلق سے متعلق ہیں۔ سقایہ، حجابہ اور دارالندوہ میں ان کی خدمت معروف ہیں۔ قریش کے علاوہ دوسرے قبائل سے مکہ میں آنے والے زائرین اور مسافر بنوہاشم کی ان خدمات سے پورے طور پر آگاہ تھے۔ آپؐ کے دادا عبدالمطلب نے چاہ زمزم کے گم شدہ سرچشمے کو تلاش کیا اور اس کی مناسب کھدائی اور انتظام سے ایسے حوض بنوا دیئے جہاں سے مقامی اور مسافر دونوں کو استفادے کے مواقع فراہم ہوئے۔ آپ کے جد امجد ہاشم مکہ میں قحط کے زمانے میں اونٹوں کو ذبح کرتے اور تمام حاجت مندوں کے لیے دسترخوان سجا دیتے۔ اس نوع کی رفاہی اور اصلاحی خدمات کا وہ ماحول تھا جس میں رسول اللہ ﷺ نے آنکھ کھولی۔ آپ کی امانت و دیانت کا شہرہ عام تھا۔ آپ ﷺ صادق امین کے لقب سے معروف تھے۔ تجارتی امور میں امانت و دیانت اور شریفانہ طرز عمل کا یہ نتیجہ برآمد ہوا کہ عرب کی سب سے مال دار خاتون نے آپ کو پیغام نکاح بھجوایا اور یوں معاشرتی زندگی میں اپنی عمر سے پندرہ سال بڑی اور دو مرتبہ بیوہ ہو جانے والی خاتون خدیجہؓ سے نکاح کر لیا۔ اس زوجیت کے باعث وہ تمام اموال بھی خدمت خلق میں صرف ہونے لگے۔ اس صورت حال کی ایک تاریخی شہادت ہمیں آغاز نبوت میں ملتی ہے۔ آپ غار حرا سے پیغام وحی وصول کرنے کے بعد گھبراہٹ میں گھر تشریف لاتے ہیں تو سیدہ خدیجہؓ نہ صرف یہ کہ اسلام قبول کرنے کی اولیت کا شرف حاصل کرتی ہیں بلکہ آپ کی تسلی اور طمانیت کے لیے فرماتی ہیں:

((کلا واللہ لا یخزیك اللہ ابداً انك تصل الرحم وتحمل الکل وتکسب المعدوم وتقری الضیف وتعین علی نوائب الحق))

''ہرگز نہیں آپ مطمئن رہیے، اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو کبھی نقصان نہیں پہنچنے دے گا، آپ تو صلہ رحمی کرتے ہیں، بے سہارا لوگوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، ناداروں کی مدد کرتے ہیں، مہمانوں کی مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق کی راہ میں آنے والی باتوں میں مدد کرتے ہیں۔''

سیدہ خدیجہ الکبریٰؓ کے اس تاریخی بیان سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ زمانہ قبل نبوت میں خدمت خلق کے کیسے کیسے امور کی انجام دہی میں آپ مصروف رہتے تھے۔ اعلان نبوت کے بعد تو آپ کا اصلاحی، رفاہی، سماجی اور خدمت خلق کا طرز عمل ایک ہمہ گیر اثرات پیدا کرتا ہے۔ غریبوں، ناداروں اور غلاموں نے آگے بڑھ کر آپ کی شفقت کو محسوس کیا اور مسلسل دائرہ اسلام میں داخل ہوتے چلے گئے۔ صاحب ثروت اور خوش حال صحابہؓ کے اموال غلاموں کی آزادی اور رہائی پر صرف ہونے لگے۔ سیدہ خدیجہؓ کے بھی تمام اموال خدمت خلق پر صرف ہو گئے اور اب کئی کئی وقت رسول اللہ ﷺ کے آنگن میں چولہا جلتا دکھائی نہ دیتا تھا۔ آپ ﷺ کے دعوتی مشن میں خدمت خلق کو سبقت حاصل تھی۔

مکی دور میں خدمت خلق اور رفاہ عامہ کی جس ترغیب کی عملی مثالیں دکھائی دیتی ہیں، مدنی عہد رسالت میں اس نے ایک معاشرتی، ادارتی اور ریاستی قالب اختیار کر لیا تھا۔ خدمت و ایثار کے انفرادی واقعات کی نسبت اب رفاہ عامہ کے اجتماعی سطح کے مظاہر دکھائی دیتے ہیں۔ مدینہ منورہ میں جس اسلامی ریاست کی داغ بیل ڈالی گئی، اس کے تحریری دستور کا مطالعہ کیا جائے تو صاف دکھائی دیتا ہے کہ آپ ﷺ کے پیش نظر کیسے معاشرے کا قیام تھا؟ ہجرت کے بعد اولیں اقدامات میں قبا اور مدینہ میں مساجد کی تعمیر کے ساتھ مواخات کا وہ عظیم کارنامہ سامنے آتا ہے جس میں مہاجرین کو انصار نے اپنی محبت بھری آغوش میں لے لیا۔ انفاق فی سبیل اللہ کی تعلیمات نے اسلامی ریاست میں اوقاف کے قیام کی ایک ایسی روایت کو قائم کیا جس نے مسلم معاشرے اور اسلامی ریاست کے قیام کے مقاصد کو واضح کر دیا۔ اسلامی ریاست میں بیت المال کے قیام نے اس کی معاشی پالیسی اور رفاہی حکمت عملی کو واضح کر دیا۔ غریبوں، ناداروں، بیواؤں، یتیموں، بیماروں، ضعیفوں، محتاجوں اور مسافروں کے لیے امداد و تعاون کی ایسی شکلیں پیدا کر دیں، جنہیں کتاب و سنت میں مستقل عبادت کا درجہ دیا گیا ہے۔ اسلامی ریاست اور اس کے بیت المال میں زکوٰۃ، صدقات، غنائم، محاصل، عشر اور فئے رقوم آتی تھیں اور انہیں معاشرے کی اجتماعی فلاح و بہبود کے لیے صرف کیا جاتا تھا۔ غلاموں اور باندیوں کی آزادی کیلئے ماحول پیدا کیا گیا۔ غلامی کا بدترین ادارہ جو صدیوں سے ملوک و سلاطین کے مظالم کی آماجگاہ بن چکا تھا، اب دم توڑتا دکھائی دیتا ہے۔ آپ نے معاشرتی سطح پر انہیں اس درجہ بلند کر دیا کہ ایک غلام کا نکاح عرب کے ممتاز قبائل کی دوشیزاؤں سے ہو سکتا ہے۔ مسلمانوں کے لشکر کی کمان اسامہ بن زیدؓ کے ہاتھوں میں دی جا سکتی ہے جو قریش کے ممتاز صحابہ کے مقابلہ میں ایک غلام کے صاحبزادے ہیں۔ قبولیت اسلام کی اس لہر میں جہاں حضور ﷺ کے ذاتی کردار، سیرت اور اسوۂ کا کمال ہے، وہاں رفاہ عامہ اور خدمت خلق کے نظام کو بھی بہت دخل حاصل ہے۔ اسلامی سلطنت کی حدود میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔ مفتوح اقوام اگر دولت اسلام سے فیض یاب نہ ہوئیں تو ان پر جزیہ عائد کیا گیا اور اس رقم کو انہی کی فلاح و بہبود پر خرچ کیا جاتا تھا۔ یہ رقوم غیر مسلموں کے صرف ان افراد سے وصول کی جاتی تھیں جو جنگ کے قابل ہوتے تھے۔ وگرنہ بوڑھوں، عورتوں، بیماروں اور مذہبی نوعیت کی خدمات انجام دینے والوں کو اس سے مستثنیٰ رکھا جاتا تھا۔ اسلام میں رفاہ عامہ اور خدمت خلق کے اس مستقل نظام کی تفصیلات پیش کی گئی ہیں۔ اسلام کا مقصود ایک رفاہی، اصلاحی اور فلاحی معاشرے اور ریاست کا قیام ہے۔ آیئے اس سلسلہ میں رسول کریم ﷺ کی تعلیمات مقدسہ کا ایک اجمالی جائزہ لیں۔

''مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے، وہ نہ اس پر ظلم کرے اور نہ اسے کسی ظالم کے حوالے کرے۔ جو کوئی اپنے بھائی کے کام میں لگا رہے گا، اللہ تعالیٰ اس کے کام

میں لگا رہے گا۔ جو کسی مسلمان کی بے چینی یا پریشانی دور کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی قیامت میں بے چینی دور فرمائے گا اور جو مسلمان کسی مسلمان کی عیب پوشی کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کے دن عیب پوشی فرمائے گا۔'' (بخاری)

''یقیناً اللہ تعالیٰ نے بعض لوگوں کو انسانی ضروریات کیلئے پیدا کیا ہے کہ ضرورت کے وقت عام لوگ اپنی ضرورت پیش کریں اور وہ ان کو پورا کریں۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف رہیں گے اور امن کی زندگیاں بسر کریں گے۔'' (طبرانی)

''بہت سی قوموں کو اللہ تعالیٰ بڑی بڑی نعمتیں اس لیے مرحمت فرماتا ہے کہ وہ لوگوں کی خدمت کریں اور ان کی ضرورتیں پوری کریں، خوشی سے یہ کام انجام دیتے رہیں، نہ اس سے اکتائیں اور نہ گھبرائیں۔ اور جب وہ لوگ خدمت خلق سے تنگ ہو کر اکتا جائیں گے تو اللہ تعالیٰ بھی ان نعمتوں کو ان سے چھین کر دوسروں کے حوالے کر دے گا۔'' (طبرانی، ترغیب)

''ہر مسلمان پر صدقہ ضروری ہے۔ عرض کیا گیا کہ اگر وہ کچھ بھی نہ پائے؟ فرمایا کہ وہ اپنے ہاتھ سے کام کر کے اپنی ذات کو نفع پہنچائے اور صدقہ کرے۔ کہا گیا کہ اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو فرمایا کہ فریادی، مظلوم اور حاجت مند کی اعانت کرے۔ کسی نے عرض کیا کہ اگر یہ بھی ہمت نہ ہو تو فرمایا: نیکی اور بھلائی کی بات لوگوں کو بتائے، کہا اگر یہ بھی نہ کر سکے تو فرمایا کہ شرارت اور تکلیف پہنچانے سے باز رہے، یہی اس کے حق میں صدقہ ہے۔'' (بخاری)

''صحابہ کرامؓ کسی غزوہ سے مدینہ واپس آئے تو ایک ساتھی کی بہت تعریفیں کرنے لگے کہ وہ بہت اچھا آدمی ہے، راستے میں برابر قرآن مجید کی تلاوت کرتا رہا، جہاں کہیں ہم لوگوں نے پڑاؤ کر کے قیام کیا، وہ وہیں پر کثرت سے نوافل ادا کرتا رہا، ایسا نیک آدمی ہم نے کبھی نہیں دیکھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کے سامان کی دیکھ بھال کون کرتا ہے اور اس کی سواری کو چارہ کون کھلاتا تھا۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہم نے اس کے سامان کی نگرانی کی اور اس کی سواری کو چارہ فراہم کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس سے بہت اچھے ہو کیونکہ تم لوگوں نے خدمت کی ہے۔'' (سنن ابوداؤد)

''سب اعمال سے بہتر عمل یہ ہے کہ کسی مسلمان کو خوش کرو یعنی اگر وہ برہنہ یا ننگا ہے تو اس کی ستر پوشی کر دو، اگر بھوکا ہے تو پیٹ بھر کر کھانا دو، اگر پیاسا ہے تو پانی پلا دو، اگر کسی کا محتاج اور ضرورت مند ہے تو اس کی حاجت پوری کر دو۔'' (طبرانی، ترغیب)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کون سا اسلام بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: تم کھانا کھلاؤ اور سلام کرو، ہر اس شخص کو جسے تم پہچانتے ہو یا نہیں پہچانتے۔'' (بخاری)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیمار کی عیادت کرو، بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور قیدی کی رہائی کا سامان کرو۔'' (بخاری)

آپ نے فرمایا: دھوکے سے حاصل کیے ہوئے مال میں سے صدقہ قبول نہ ہوگا۔'' (مسلم)

''حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ ایک شخص کسی وقت سفر میں تھا اور اس نے راہ میں کانٹے دار شاخ دیکھی تو کہا کہ اللہ کی قسم! میں مسلمانوں کو تکلیف سے بچانے کیلئے اسے ضرور ہٹاؤں گا (اس عمل خیر کے باعث) وہ جنت میں داخل کیا گیا۔ صحیح مسلم کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس فعل کو پسند کیا اور اس کی بخشش کر دی۔'' (صحیح مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: تمام مخلوق اللہ کا کنبہ ہے ان میں سے اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو اس کی عیال اور کنبے کو سب سے زیادہ نفع پہنچانے والا ہو۔'' (مجمع الزوائد)

''حضرت انسؓ ہی سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا، آپ ﷺ نجران کی بنی ہوئی موٹے کناروں والی چادر اوڑھے ہوئے تھے، راہ میں ایک بدو ملا، اس نے آپ کی چادر کو پکڑا اور زور سے کھینچا، جس کے باعث آپ ﷺ کی گردن پر نشان پڑ گیا، اس نے کہا کہ اے محمد ﷺ! مجھے بیت المال سے کچھ دلوایئے۔ اتنی زور سے چادر کھینچنے پر آپ ﷺ نے برا نہیں منایا، بلکہ آپ مسکرائے اور بیت المال سے کچھ دینے کا حکم صادر فرمایا۔'' (سنن ابوداؤد)

حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک مومن کی مثال دوسرے مسلمان کیلئے ایسے ہے جیسے دیوار کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کرتا ہے۔ (صحیح مسلم)

''حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن کی مثال باہم محبت کرنے، ایک دوسرے پر رحم کھانے اور مہربانی کرنے میں ایک جسم کی طرح ہے، جب اس کے کسی ایک حصے میں تکلیف ہوتی ہے تو پورا جسم تکلیف اور بخار میں مبتلا ہو کر اس کا ساتھ دیتا ہے۔ (صحیح بخاری)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لونڈی اور غلام تمہارے بھائی ہیں، انہیں اللہ نے تمہارے ماتحت کیا ہے، پس جس کو اللہ نے تم میں سے جس کے قبضہ میں دے رکھا ہو تو اس کو چاہیے کہ اسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے اور اسے وہی کپڑا پہنائے جو وہ خود پہنتا ہے اور اس پر کام کا اتنا بوجھ نہ ڈالے جو اس کی طاقت سے باہر ہو اور اسے انجام نہ دے سکے تو اس کام میں اس کی مدد کرے۔'' (بخاری)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: اے بنی آدم! میں بیمار ہوا تو تم نے میری عیادت نہیں کی، وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! آپ تو سارے جہان کے پروردگار ہیں، میں تیری عیادت کیسے کرتا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے خبر نہ ہوئی کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا مگر تو نے اس کی عیادت نہیں کی اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ (صحیح مسلم)

''حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے والد اور اپنے دادا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کیا اور ہمارے بڑوں کی بزرگی اور شرف کا لحاظ نہیں رکھا۔ (ترمذی)

''حضرت ابوامامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو اس بات سے خوشی ہو کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اسے اپنے سائے میں جگہ دے، جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا تو اسے چاہیے کہ تنگ دست (مقروض) سے نرمی برتے یا اس سے قرض ساقط کر دے۔ (المعجم الکبیر)

باقی صفحہ 20 پر

دنیا کی حقیقت

تحریر: جناب حافظ سجاد الٰہی (اسلام آباد)

دنیا کی چکاچوند اکثر نگاہوں کو خیرہ کر دیتی ہے، اس لیے اکثر لوگوں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ دنیا کے مال و اسباب کو زیادہ سے زیادہ جمع کر لیں۔ مسلمان کے لیے تگ و دو کرنا ہر مسلمان کے لیے انتہائی ضروری ہے تا کہ وہ اپنی عزت اور کرامت کو محفوظ رکھتے ہوئے کسی کے سامنے ہاتھ دراز نہ کرے، لیکن مسلمان کے لیے یہ بات انتہائی ناپسندیدہ ہے کہ اس کی ساری کاوشوں کا محور دنیا کی زندگی قرار پائے۔ بہت سے لوگ دنیا کی رنگینیوں میں اس طرح کھو جاتے ہیں کہ آخرت کا تصور ہی ان کے دل و دماغ سے محو ہو جاتا ہے۔ مسلمان کو چاہیے کہ دنیا کیلئے کوشش کرتے ہوئے آخرت کی فکر اس کے دل و دماغ میں سمائی رہے کہ اس چند روزہ زندگی کے بعد ایسی زندگی کی ابتدا ہونے والی ہے جو کبھی ختم نہ ہوگی اور اس دنیا میں جو کچھ ہمارے ہاتھوں نے بویا ہوگا، اس آخرت کی زندگی کی بنیاد اس کھیتی پر رکھی جائے گی۔ قرآن و سنت پر تدبر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا اور آخرت کے متعلق لوگوں کو بار بار حقیقت سے باخبر کیا گیا ہے تا کہ کوئی انسان عظمت اور کوتاہی کی آڑ لے کر یہ نہ کہے کہ اس سے بھول چوک ہوگئی ہے۔ ذیل میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اس ضمن میں چند نکات کا ذکر کیا جا رہا ہے:

① اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو دنیا کی حقیقت ایک مثال دے کر سمجھائی ہے تا کہ بات کو جاننے میں آسانی ہو، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: (ترجمہ) ''اور ان کے سامنے دنیا کی زندگی کی مثال بیان کرو، جیسے پانی (ہو)، جسے ہم آسمان سے اتارتے ہیں، اس سے زمین کا سبزہ ملا جُلا (نکلتا) ہے، پھر آخر کار وہ چورا چورا ہو جاتا ہے، جسے ہوائیں لیے پھرتی ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔''

② ایک دوسرے مقام پر دنیا کی زندگی کو کھیل تماشا کہا گیا ہے اور ہمیں بتایا گیا ہے کہ یہ زندگی مال و اولاد میں اضافے پر فخر و مباہات کرنے سے تعبیر ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: (ترجمہ) ''خوب جان رکھو کہ دنیا کی زندگی صرف کھیل تماشا، زینت اور آپس میں فخر اور مال و اولاد میں ایک دوسرے سے اپنے آپ کو زیادہ بتلانا ہے، جیسے بارش اور اس کی پیداوار کسانوں کو بھلی معلوم ہوتی ہے، پھر وہ خشک ہو جاتی ہے تو تم اسے زرد رنگ میں دیکھتے ہو، پھر وہ بالکل چورا چورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں سخت عذاب اور اللہ کی مغفرت اور رضا مندی ہے، دنیا کی زندگی بجز دھوکے کے سامان کے سوا کچھ بھی نہیں۔''

③ دنیا کی زندگی لوگوں کو بہت محبوب ہے، وہ اس میں سونے چاندی اور مال و اسباب کی تلاش میں رہتے ہیں لیکن جو کچھ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے، وہ سب سے اعلیٰ اور بہتر ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: (ترجمہ) ''مرغوب چیزوں کی محبت لوگوں کے لیے مزین کر دی گئی ہے، جیسے عورتیں، بیٹے، سونے اور چاندی کے جمع کیے ہوئے خزانے اور نشان دار گھوڑے اور چوپائے اور کھیتی، یہ دنیا کی زندگی کا سامان ہے اور لوٹنے کا اچھا ٹھکانا تو اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔''

④ رسول کریم ﷺ کو اس بات کی فکر بہت زیادہ تھی کہ کہیں میری امت میرے بعد دنیا کے کھیل تماشوں کی نذر نہ ہو جائے، اسی لیے آپ ﷺ نے اس بارے میں اپنے خدشہ کا اظہار فرمایا تھا۔ حضرات ائمہ بخاری اور مسلم حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہارے متعلق جس بات سے خوف کھاتا ہوں، وہ یہ ہے کہ تم پر دنیا کی زیب و زینت کے دروازے کھل جائیں گے (اور تم راہِ راست سے بھٹک جاؤ گے)۔

⑤ دنیا میں سب سے زیادہ عیش و عشرت سے زندگی گزارنے والے ایک جہنم کے مستحق شخص کو لایا جائے گا، اسے آگ میں ایک لمحہ داخل کرنے کے بعد نکالا جائے گا اور اس سے سوال کیا جائے گا کہ کیا تو نے کبھی آرام اور سکھ پایا ہے؟ وہ شخص کہے گا کہ جہنم کی آگ میں ایک دفعہ داخل ہونے کے بعد دنیا کے تمام چین، سکون، آرام اور عیش و عشرت کو بھول چکا ہوں۔ امام مسلمؒ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''دنیا میں سب سے زیادہ عیش و عشرت میں زندگی بسر کرنے والے ایک جہنمی شخص کو قیامت کے دن لایا جائے گا، پھر اسے ایک لمحہ کے لیے آگ میں داخل کیا جائے گا، پھر اس سے پوچھا جائے گا کہ اے آدم کے بیٹے! کبھی تو نے خیر (سکھ اور آرام) دیکھا ہے، کبھی تجھے کوئی نعمت میسر آئی ہے؟ وہ کہے گا، اے اللہ! ہرگز نہیں (جہنم کی آگ میں جانے کے بعد دنیا کی تمام نعمتوں کو بھول چکا ہوں) اسی طرح دنیا میں سب سے زیادہ تنگدستی کی زندگی بسر کرنے والے ایک جنتی شخص کو لایا جائے گا، پھر اسے ایک لمحے کے لیے جنت میں داخل کیا جائے گا، پھر اس سے سوال کیا جائے گا، اے آدم کے بیٹے! کیا تو نے کبھی کوئی مصیبت دیکھی ہے، کیا تجھ پر کبھی تنگدستی آئی ہے؟ وہ کہے گا، ہرگز نہیں (جنت میں داخل ہونے کے بعد میں یہ بھول چکا ہوں) کہ مجھ پر کبھی کوئی مصیبت آئی اور میں کبھی تنگدستی سے دوچار ہوا ہوں۔

⑥ دنیا کی مثال آخرت کے مقابلے میں اس طرح ہے جیسے سمندر کے پانی میں سے ایک قطرہ لیا جائے، پس وہ ایک قطرہ دنیا کی کے مانند ہے، جب کہ وسیع و عریض سمندر سے مراد آخرت ہے۔ امام مسلمؒ حضرت مستورد بن شداد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''دنیا کی مثال آخرت کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنی انگلی سمندر میں ڈالے، پھر وہ دیکھے کہ اس کی انگلی (کتنے پانی کے ساتھ) پلٹی ہے۔''

⑦ جو مسلمان دنیا کی بھول بھلیوں میں بھٹک جاتے ہیں، انہیں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ دنیا کافر کے لیے جنت اور مومن کے لیے قید خانہ ہے۔ امام مسلمؒ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت (کی مانند) ہے۔''

⑧ جو لوگ دنیا کو اپنی تمام کاوشوں کا مستحق سمجھتے ہیں، وہ غلطی پر ہیں کیونکہ دنیا تو ایک سفر ہے اور مسافر کبھی منزلِ مراد پر پہنچنے سے پہلے اپنے پڑاؤ کو مستقل حیثیت

باقی صفحہ 13 پر

صلہ رحمی کی اہمیت

تحریر: جناب مولانا عبدالمتین

اسلام کی اخلاقی تعلیمات میں صلہ رحمی کو بڑی اہمیت حاصل ہے، اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اسے اللہ کے نزدیک محبوب ترین اعمال میں سے ایک قرار دیا گیا ہے۔ ایک صحابی کہتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول! کون سا عمل اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ پر ایمان لانا، پوچھا پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: صلہ رحمی کرنا، پوچھا پھر کون سا؟ کہا نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا۔ (صحیح الترغیب والترھیب: ۲۵۲۲)

نیز عہد نبوت کی ابتدا میں توحید و رسالت کے اقرار کے ساتھ جن محاسن کے اختیار کرنے کی تاکید کی گئی صلہ رحمی ان میں سے ایک ہے۔ حضرت عمرو بن عبسہؓ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے ملاقات ابتدائے نبوت میں کی، میں نے پوچھا آپ کیا ہیں؟ جواب دیا کہ میں نبی ہوں۔ میں نے پھر دریافت کیا کہ نبی کون ہوتا ہے؟ کہا اللہ نے مجھے رسالت سے نوازا ہے، میں نے پوچھا آپ کو کیا دے کر بھیجا ہے؟ فرمایا:

((أرسلنی بصلة الأرحام وکسر الأوثان وأن یوحد الله لا یشرك به شیئا)) (صحیح مسلم، بحواله ریاض الصالحین ص ۱٤۱)

''اللہ نے مجھے صلہ رحمی، بت شکنی اور دعوت توحید و بیزاری شرک کے ساتھ بھیجا ہے۔''

شاہ روم ہرقل کے دربار میں جب حضرت ابوسفیان مشرکین مکہ کے نمائندہ کے طور پر حاضر ہوئے اور ہرقل نے ان سے دریافت کیا کہ یہ نبی تمہیں کس بات کی دعوت دیتے ہیں؟ جواب دیا:

((یقول اعبدوا الله وحده لا تشرکوا به شیئا، واترکوا ما یقول آباء کم ویأمرنا الصلوٰة والصدق والعفاف والصلة)) (متفق علیه بحواله ریاض الصالحین ح: ۳۲۷)

''اللہ واحد کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک مت کرو، تمہارے آباء و اجداد جو کہتے ہیں اسے چھوڑو اور آپ ہمیں نماز، راست بازی، پاکدامنی اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔

صلہ رحمی کو ایمان باللہ اور ایمان بالیوم الاخر کے ساتھ جوڑنا اور اسے جنت میں جانے کا ذریعہ اور سبب قرار دینا بھی اس کی اسلام میں اہمیت کو اجاگر کرتا ہے:

((من کان یؤمن بالله والیوم الآخر فلیصل رحمه)) (متفق علیه بحواله ریاض الصالحین ح: ۳۱۴)

''جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ صلہ رحمی کرے۔''

((اخبرنی بعمل یدخلنی الجنة ویباعدنی من النار فقال تعبد الله ولا تشرك به شیئا وتقیم الصلوٰة وتؤتی الزکوٰة وتصل الرحم)) (متفق علیه بحواله ریاض الصالحین ح: ۳۳۱)

مجھے ایسا عمل بتلا دیں جو مجھے جنت میں داخل کرے اور جہنم سے دور کر دے؟ فرمایا ''اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت کرو، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور صلہ رحمی کرو۔''

صحیح احادیث میں صلہ رحمی اختیار کرنے کے دنیاوی فوائد بھی بتلائے گئے ہیں، فرمان نبوی ہے:

((لا یرد القدر الا الدعاء ولا یزید فی العمر الا البر)) (مسند احمد بحواله زاد الخطیب: ۲/۲۳۸)

''تقدیر کو سوائے دعا کے کوئی چیز رد نہیں کرتی اور عمر میں سوائے نیکی (صلہ رحمی) کے کوئی چیز اضافہ نہیں کرتی۔''

ایک دوسری حدیث میں اللہ کے رسول ﷺ نے نسب کے جاننے کی ترغیب دیتے ہوئے اس کے مقصد کو بیان فرمایا:

((تعلموا من أنسابکم ما تصلون به أرحامکم فان صلة الرحم محبة من الأهل ومثراة فی المال ومنساة فی الأثر)) (سنن ترمذی، مسند احمد بحواله زاد الخطیب: ۲/۲۳۹)

''تم اپنا نسب معلوم کرو تا کہ صلہ رحمی کر سکو، کیونکہ صلہ رحمی سے گھر والوں میں محبت پیدا ہوتی ہے، مال میں اضافہ ہوتا ہے اور اجل میں تاخیر ہوتی ہے۔''

اسی سلسلہ کی ایک مشہور حدیث اللہ کے رسول ﷺ کا یہ فرمان بھی ہے:

((من سره أن یبسط له فی رزقه وینسأ له فی أثره فلیصل رحمه)) (الادب المفرد، ح: ۵۷)

''جسے یہ پسند ہو کہ اس کی روزی اور اس کے اوقات میں خیر و برکت دی جائے تو اسے چاہئے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔''

ایک حدیث میں اللہ کے رسول ﷺ نے صلہ رحمی کو عام صدقات و خیرات سے زیادہ باعث اجر و ثواب قرار دیا ہے۔ ام المومنین حضرت میمونہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول کی اجازت کے بغیر ایک باندی کو آزاد کر دیا، جب آپ میرے پاس میری باری کے روز تشریف لائے تو میں نے آپ کو اس کی خبر دی، آپ نے پوچھا: أو فعلت کیا تم نے ایسا کر دیا؟ میں نے کہا ہاں، آپ نے فرمایا: أما انك لو أعطیتها أخوالك کان اعظم لأجرك۔ (متفق علیه بحواله ریاض الصالحین، ح:۳۲۴) ''اگر آپ اسے اپنے ماموں کو دے دیتیں تو یہ تمہارے لیے زیادہ باعث اجر و ثواب ہوتا۔''

ان تمام حدیثوں سے صلہ رحمی کی اہمیت اور اس کے فوائد اور اجر و ثواب کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اس کے برعکس جو لوگ صلہ رحمی کے بجائے رشتہ کو کاٹتے، توڑتے اور نظر انداز کر دیتے ہیں، ان کے لیے شدید مذمت اور وعید ہے اور بلاشبہ یہ کبیرہ گناہوں میں سے ایک ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے صحابہ کرام کو مخاطب کر کے فرمایا:

((الا أخبرکم بأکبر الکبائر قلنا بلی یا رسول الله قال الاشراك بالله وعقوق الوالدین وکان متکئا فجلس الا وقول الزور وشهادة الزور)) (متفق علیه بحواله ریاض الصالحین، ح:۳۳۶)

''سب سے بڑے گناہ کے بارے میں تمہیں نہ بتلا دوں؟ ہم نے کہا کہ کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی اور ان سے قطع تعلقی، (آپ ٹیک لگا کر بیٹھے تو سیدھے بیٹھ گئے) اور فرمایا: جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی۔''

قطع رحمی کے گناہ میں ملوث انسان اللہ کی رحمت سے دور رہتا ہے اور اس کے نیک اعمال بھی اللہ کے نزدیک شرف قبولیت حاصل نہیں کرتے۔

((ان الرحمة لا تنزل على قوم فيهم قاطع رحم)) (الادب المفرد، ح: ٦٣)

''رحمت ایسے لوگوں کے درمیان نازل نہیں ہوتی جن میں کوئی رشتہ کاٹنے والا ہوتا ہے۔''

اور طبرانی کی ایک روایت میں ہے:

((ان الملائكة لا تنزل على قوم فيهم قاطع رحم))

''بیشک فرشتے ایسے لوگوں کے درمیان نہیں اترتے جن میں کوئی رشتہ کاٹنے والا ہوتا ہے۔''

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

((ان أعمال بنى آدم تعرض كل خميس فلا يقبل عمل قاطع رحم)) (مسند احمد بحواله زاد الخطيب ٢/٢٤٥)

''بنی آدم کے اعمال (اللہ کے حضور) ہر جمعہ کی رات پیش کئے جاتے ہیں تو رشتہ کاٹنے والے کا عمل قبول نہیں کیا جاتا۔''

ظاہر ہے کہ یہ سزا ایسے ہی گناہ کی ہوسکتی ہے جو اللہ کے نزدیک ناپسندیدہ ہو اور یہ بات اللہ کے رسول ﷺ نے بھی فرمائی، حدیث نبوی ہے: کون سا عمل اللہ کو سب سے زیادہ ناپسند ہے؟ فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، قطع رحمی کرنا، برائی کا حکم دینا اور نیکی سے روکنا، اور اس عمل کے ناپسندیدہ ہونے کی وجہ سے ہی اس گناہ پر اللہ کی گرفت بھی بہت جلد اور اس دنیا ہی میں ہو جاتی ہے:

((ما من ذنب أجدر أن يعجل الله لصاحبه العقوبة فى الدنيا مع ما يدخر له فى الآخرة من البغى وقطيعة الرحم)) (مسند احمد، سنن ترمذى بحواله زاد الخطيب: ٢/٢٤٥)

''سرکشی اور قطع رحمی ایسے گناہ ہیں کہ اس دنیا میں ہی جلد اسکی سزا دے دی جاتی ہے، اس سزا کے علاوہ جو آخرت میں مقرر ہے۔'' آخرت میں اس گناہ کی سزا اللہ کی جنت سے محرومی ہے اور یہ کتنی بڑی محرومی ہے۔ ایک حدیث جس میں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

((ثلاث لا يدخلون الجنة مدمن الخمر وقاطع رحم ومصدق لسحر))

''تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے، شراب کا رسیا، رشتہ کاٹنے والا اور جادو کی تصدیق کرنے والا۔''

شارح مسلم امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

((هذا الحديث يتأول تأويلين أحدهما حمله على من يستحل القطيعة بلا سبب ولا شبهة مع علمه بتحريمها فهذا كافر يخلد فى النار ولا يدخل الجنة، والثانى لا يدخلها فى أول الأمر مع السابقين بل يعاقب بتاخره القدر الذى يريده الله تعالى)) (شرح مسلم: ١٦/١١٣-١١٤)

اس حدیث کے دو مفہوم مراد لیے جا سکتے ہیں، ایک یہ کہ یہ وعید اس شخص کے لیے ہے جو بغیر کسی سبب اور شبہ کے قطع رحمی کو حلال سمجھے، اس کی حرمت جاننے کے باوجود تو یہ کافر ہے جو ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

دوسرا مفہوم یہ ہے کہ قطع رحمی کرنے والا سابقین و اولین کے ساتھ جنت میں داخل نہ ہوگا، بلکہ جتنی تاخیر اللہ اسے سزا کے طور پر دینا چاہے گا اتنا موخر کر کے اسے جنت میں داخل کیا جائے گا۔

ان تمام نصوص سے قطع رحمی کی مذمت، وعید، سزا اور نقصانات کو بخوبی سمجھا جا سکتا ہے۔ قرآن کریم کی دو آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے اس کی سزا کو ذکر کیا ہے۔ یہ سزا اللہ کی لعنت، قوت، سماعت و بصارت کا چھن جانا اور بدترین ٹھکانہ ہے، فرمایا:

﴿وَالَّذِينَ يَنقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِن بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَٰئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ﴾ (الرعد:٢٥)

''اور جو اللہ کے عہد کو اس کی مضبوطی کے بعد توڑ دیتے ہیں اور جن چیزوں کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے انہیں توڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں، ان کے لیے لعنتیں ہیں اور ان کے لیے برا گھر ہے۔''

﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ○ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ﴾ (محمد:٢٢)

''اور تم سے یہ بعید نہیں کہ تم کو حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد برپا کرو اور رشتے ناطے توڑ ڈالو، یہ وہی لوگ ہیں جن پر اللہ کی پھٹکار ہے اور جن کی سماعت اور آنکھوں کی روشنی چھین لی ہے۔''

اس مضمون کے اختتام پر صلہ رحمی کا جو مفہوم ابن ابی جمرہ نے ذکر کیا ہے اسے تحریر کر دیا جائے:

((تكون صلة الرحم بالمال وبالعون على الحاجة ويدفع الضرر وبطلاقة الوجه وبالدعاء والمعنى الجامع ايصال ما أمكن من الخير ودفع ما أمكن من الشر بحسب الطاقة وهذا انما يستمر اذا كان أهل الرحم أهل استقامة فان كانوا كفارا أو فجارا فمقاطعتهم فى الله هى صلتهم بشرط بذل الجهد فى وعظهم ثم اعلامهم اذا أصروا ان ذلك بسبب تخلفهم عن الحق ولا يسقط مع ذلك صلتهم بالدعاء لهم بظهر الغيب أن يعودوا الى الطريق المثلى)) (فتح الباري: ١٠/٤١٨)

''صلہ رحمی، مال، باہمی تعاون، دفع ضرر، خندہ پیشانی کے ساتھ ملنا اور دعائے خیر میں یاد رکھنا، ان کے ذریعہ ہوتی ہے اور اس کا جامع معنی یہ ہے کہ حتی المقدور جس خیر کا پہنچانا ممکن ہو اسے پہنچایا جائے اور جس شر کا روکنا ممکن ہو اسے روکا جائے، لیکن جب رشتہ دار نیک ہوں اور اگر وہ اس کے برعکس ہوں تو اللہ کی خاطر ان سے قطع تعلق ہی ان سے صلہ رحمی ہے۔ نصیحت کی شرط کے ساتھ اور ان کو بتلانے کے ساتھ ساتھ اگر وہ اپنی روش پر قائم ہیں کہ حق سے دوری کے سبب ہی ان کے ساتھ ایسا برتاؤ کیا جا رہا ہے، لیکن غائبانہ دعا کے ذریعہ ان کے ساتھ صلہ رحمی کی جائے کہ اللہ سیدھے راستے کی طرف انہیں لوٹنے کی توفیق دے۔''

بعض لوگ اس غلط فہمی کا شکار ہیں کہ صلہ رحمی کا یہ برتاؤ ان کے ساتھ ہی کیا جائے گا جو ہمارے ساتھ ایسا برتاؤ کریں گے جبکہ اسلام میں بدلہ والی صلہ رحمی نہیں بلکہ جو قطع رحمی کا برتاؤ کرتے ہیں ان کے ساتھ بھی صلہ رحمی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ فرمان نبوی ہے:

((ليس الواصل بالمكافى ولكن الواصل الذى اذا انقطعت رحمه وصلها)) (سنن ترمذى: ١٩٠٥)

''صلہ رحمی وہ نہیں کہ جو بدلہ میں صلہ رحمی کرے بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے جو قطع رحمی کے باوجود صلہ رحمی کرے۔''

صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ ایک صحابی نے اللہ کے رسول ﷺ سے شکایت کی:

((ان لی قرابة أصلهم ویقطعونی وأحسن الیهم ویسیئونی الی واحلم عنهم ویجهلون علی فقال لئن کنت کما قلت، فکأنما تسفهم الحمل ولا یزال معك من الله ظهیر ما دمت علی ذلك)) (صحیح مسلم بحوالہ زادالخطیب:۲/۲۴۷)

''اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے کچھ رشتہ دار ہیں جن سے میں صلہ رحمی کرتا ہوں اور وہ مجھ سے قطع رحمی کرتے ہیں، میں ان سے حسن سلوک کرتا ہوں اور وہ مجھ سے بدسلوکی کرتے ہیں، میں ان کے ساتھ بردبار ہوں اور ان کا سلوک میرے ساتھ جاہلانہ ہے، آپ نے فرمایا: اگر تو ایسا ہی ہے جیسا کہ تم نے ذکر کیا تو گویا تم ان کے منہ میں گرم راکھ ڈال رہے ہو اور جب تک تم اس پر قائم رہو گے اللہ کی طرف سے تمہارے ساتھ ایک مددگار ہوگا۔''

رشتہ کے سلسلہ میں یہ بات ہم کو ہرگز نہیں بھولنا چاہیے کہ یہ اللہ کا قائم کردہ ہے، خواہ یہ رشتہ باپ کی طرف سے قائم ہو یا ماں کی طرف سے یا شادی کے بعد بیوی کے رشتہ دار، اس لیے کہ یہ رشتہ بھی اللہ کے نام پر قائم کیا گیا ہے اور اللہ کے رسول ﷺ نے اس رشتہ کے جوڑنے کا بھی حکم دیا:

((وأحق ما أکرم علیه الرجل ابنته أو اخته))

(بلوغ المرام، ح: ۱۰۳۰)

اس لیے جس رشتہ کو اللہ نے قائم کیا ہے اسے توڑنا اور کاٹنا گویا اللہ کی اس تقدیر پر ناپسندیدگی کا اظہار اور اعتراض ہے اور یہ رضا بالقدر کے خلاف ہے۔

❀❀❀❀❀

بقیہ خدمت خلق

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیوہ اور مسکین کی (خدمت کیلئے) تگ ودو کرنے والا (نیکی میں) اس شخص کی طرح ہے جو رات بھر (اللہ کے حضور) کھڑا رہتا ہے اور اس روزے دار کی طرح ہے جو (مسلسل) روزے رکھے جاتا ہے اور ناغہ نہیں کرتا۔ (بخاری)

''حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا (شخص) جنت میں اس طرح جائیں گے اور آپؐ نے اپنی شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا اور ان دونوں کے درمیان فاصلہ دیا۔ (بخاری)

حضرت انسؓ نے بیان کیا ہے کہ میں حضور ﷺ کی خدمت میں کئی سال رہا، آپ نے نہ تو کبھی مجھے گالی دی، نہ کبھی مارا اور نہ ڈانٹا ڈپٹا اور نہ چہرے پر ناراضگی ظاہر کی۔ جب مجھے کسی کام کا حکم دیا اور میں نے سستی اختیار کی تو اس پر میری گرفت نہیں کی، اگر آپؐ کے گھر والوں میں سے کوئی مجھے ڈانٹتا تو فرماتے کہ اسے چھوڑو کیوں کہ اگر تقدیر میں لکھا ہوتا تو یہ ہوتا جاتا۔ (دلائل النبوۃ)

رفاہ عامہ اور خدمت خلق کے حوالے سے بیسیوں پہلوؤں پر سینکڑوں احادیث اور تعلیمات نبوی ملتی ہیں مگر اس خریچہ جواہر سے ہم نے صرف چند جوامع الکلم کو پیش کیا ہے، جس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اسلام اور اسوۂ رسول اللہ ﷺ میں رفاہ عامہ اور خدمت خلق کی اہمیت کیا ہے.....؟؟

بقیہ یادِ رفتگان

تصنیف وتالیف اور نشر واشاعت میں مشغول رہے۔

فتاویٰ علماء حدیث: والد محترم کی سب سے شاندار تالیفی واشاعتی خدمت فتاویٰ علماء حدیث کی جمع وترتیب اور پھر اشاعت ہے۔ جس کی ابتداء انہوں نے خانیوال آنے کے بعد کی اور آخر تک اس میں مشغول رہے۔ والد محترم کی وفات کے بعد ان کا شائع کردہ فتاویٰ علماء حدیث بے یارو مددگار پڑے رہنے کے باعث ضائع ہوگیا، افسوس کہ اولاد اس کی حفاظت نہ کرسکی۔ کچھ عرصہ قبل لاہور سے مکتبہ اصحاب الحدیث نے اسے شائع کرکے اہل علم کی دیرینہ خواہش پوری کی۔ مجھے اُمید واثق ہے کہ والد محترم کی مسند علمی کے حقیقی جانشین ہمارے بھانجے ڈاکٹر حافظ مسعود اظہر جو اس وقت جامعہ کے رئیس بھی ہیں کہ وہ اپنے نانا جان کی اس خواہش کی تکمیل کیلئے ضرور اپنی صلاحیتوں کو صرف کریں گے۔ میں انہیں گاہے بگاہے اس کی بات کی طرف توجہ بھی دلاتا رہتا ہوں۔

اولاد:

والد محترم کو دونوں بیویوں سے اللہ تعالیٰ نے اولاد عنایت فرمائی، ان کی اولاد میں کل چھ بیٹے اور چھ بیٹیاں ہیں۔ فوت ہونے والا ایک بیٹا اور ایک بیٹی اس کے علاوہ ہیں۔ والد محترم نے اپنی ساری اولاد کو دینی تعلیم سے اراستہ کرنے کی ہرممکن کوشش کی۔ اکثر اولاد الحمد للہ تعلیم یافتہ ہے۔ چار بچے حافظ ہیں۔

وفات

طویل عرصہ بیمار رہنے کے بعد بالآخر والد محترم 9 ذوالقعدہ 1407ھ بمطابق 06۔ جولائی 1987ء بروز سوموار عالم فانی کو چھوڑ کر راہی ملک بقاء ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

❀❀❀❀❀

قلمی تعاون کی اپیل

راقم الحروف' مولانا عبدالرشید حنیفؒ جھنگ کے حالات زندگی پر ایک کتاب شائع کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ جن احباب کے پاس مولانا کے بارے میں معلومات ہوں وہ ازراہِ کرم اس پتہ پر بھیج دیں۔ شکریہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

ایڈریس: حافظ عبدالباسط جنجوعہ انچارج اسلامی ادبی لائبریری محلہ سمن آباد جھنگ صدر چیف ایڈیٹر مجلہ الفلاح تاندلیانوالہ

0313-6500847, 0342-6543296

نرخنامہ اشتہارات ہفت روزہ ''اہل حدیث''

ہفت روزہ ''اہل حدیث'' لاہور میں اشتہار لگوا کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

نرخنامہ اشتہارات فی اشاعت

☆ آخری ٹائٹل (فورکلر)-/5,000 روپے

☆ اندرون ٹائٹل (فورکلر)-/4,000 روپے

☆ فل صفحہ نیوز (سنگل کلر)-/2500 روپے

☆ نصف صفحہ نیوز-/1200 روپے

☆ عام چھوٹے اشتہارات-/500 روپے

نوٹ: اپنے اشتہارات خوبصورت ڈیزائن کروا کر مندرجہ ذیل پتہ پر ای میل کریں اور فون پر مطلع کریں۔

weeklyahlehadith@yahoo.com

حافظ محمد یٰسین طٰہٰ مینیجر ہفت روزہ ''اہل حدیث'' 106 راوی روڈ لاہور

042-37720257, 0300-4478611

مولانا ابوالحسنات علی محمد سعیدی رحمہ اللہ

تحریر: قاری محمد انس سعیدی

گذشتہ دو صدیوں سے جن اکابر علماء نے برصغیر میں بے سروسامانی کے عالم میں اخلاص اور للّٰہیت کے ساتھ دین اور دینی علم پوری قوت سے تھامے رکھا۔ اجنبی اقتدار کے پناہ مظالم اور پھر اپنی حکومت کی مجرمانہ غفلت و بے اعتنائی کے باوجود اسے کبھی سرنگوں نہ ہونے دیا۔ ان میں خانوادہ ولی اللہ دھلوی کے علمی وارث شیخ الکل فی الکل میاں صاحب السید نذیر حسین محدث دھلوی اور انکے تلامذہ کے اسماء گرامی سرفہرست ہیں۔ اسی سلسلہ ذھبیہ کی ایک کڑی ہمارے قابل صد احترام والد محترم استاد گرامی حضرت مولانا شیخ الحدیث ابو الحسنات علی محمد سعیدی بھی ہیں جو بیک واسطہ میاں صاحب علیہ الرحمہ کے شاگرد ہیں۔ مرحوم مورخہ 9 ذی قعدہ 1407ھ بمطابق 6 جولائی 1987ء بروز سوموار 9:30 بجے شب عالم فانی سے عالم بقاء کی طرف انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ذیل میں انکے مختصر حالات زندگی دیے جاتے ہیں۔

ولادت اور ابتدائی تعلیم:

والد محترم موضع صدر والا ضلع فیروز پور تحصیل زیرہ مشرقی پنجاب میں تقریباً 1912ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد کا نام میاں محمد عیسیٰ تھا۔ خاندان میں علم و تعلیم خصوصاً دینی تعلیم کا رواج بالکل نہ تھا۔ اسی گاؤں میں ایک نیک دل، خوش خصال بزرگ حضرت صوفی ولی محمدؒ رہتے تھے جو اگرچہ بڑے عالم تو نہ تھے مگر اہل علم سے انکا تعلق گہرا تھا اور انہیں کتب حدیث و تفسیر کے مکالمہ کا بڑا شغف تھا۔ بڑے متقی و شب زندہ دار تھے۔ اکل حلال کا خصوصی اہتمام کرتے۔ پیر محبوب شاہ صاحب مرحوم مکھو والوں کے نہ صرف فیض یافتہ تھے بلکہ پیر صاحب کی وفات تک ان سے انتہائی تعلق رہا۔ دعوت و تبلیغ انکا محبوب مشغلہ تھا۔ والد محترم مولانا علی محمد سعیدی مرحوم نے بھی ابتدائی تعلیم انہی سے حاصل کی اور انہی کے مشورے اور تعاون سے مزید تعلیم کیلئے گھر سے نکلے۔ پہلے حضرت مولانا سید عبدالرحیم شاہ بن پیر محبوب شاہ مرحوم سے تعلیم حاصل کی پھر موضع میر محمد ضلع قصور میں حضرت مولانا ابو العطا محمد عبدالحق مرحوم سنگھانوالہ سے جملہ متداول کتب حدیث و تفسیر و فقہ، قواعد، منطق و فلسفہ وغیرہ کی تعلیم حاصل کی اور وہاں سے امرتسر گئے۔ وہاں مولانا نیک محمد، مولانا عبدالرشید، مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا عبدالغفور غزنوی، مولانا محمد حسین غزنوی، مولانا عبدالرحمٰن دیوبندی وغیرہم سے کسب فیض کیا اور پھر مرکز علم دہلی کی طرف رخت سفر باندھا جہاں پڑھے بغیر اس زمانہ میں کسی کو عالم تسلیم نہیں کیا جاتا تھا۔ دہلی میں انہوں نے حضرت مولانا احمد اللہ صاحب، حضرت مولانا تقریظ احمد اور حضرت مولانا بشیر احمد دہلوی سے استفادہ کیا مگر سب سے زیادہ کسب فیض حضرت مولانا شیخ الحدیث ابوسعید محمد شرف الدین محدث دہلوی سے کیا۔ مدت تک انکی خدمت میں رہے انکے مدرسہ سعیدیہ پل بنگش میں داخل ہوئے اور وہیں سے سند حدیث حاصل کیں 1939ء میں فراغت پائی اور واپس وطن تشریف لائے۔

کنیت:

والد محترم مولانا سعیدی مرحوم کے استاذ گرامی مولانا عبدالحق مرحوم غالباً ابوالحسنات، مولانا عبدالحیی لکھنوی فرنگی محلی حنفی کے فیض یافتہ تھے اور ان سے اچھا تعلق خاطر رکھتے تھے۔ دوران تدریس انکا ذکر خیر بھی کرتے اور انکی کتابوں کے حوالے بھی دیتے، والد محترم مولانا علی محمد سعیدی چونکہ زمانہ طلب علمی میں تصنیف و تالیف سے شغف رکھتے تھے۔ مولانا ابوالحسنات عبدالحی لکھنوی کی کثرت تالیفات سے متاثر ہوکر وہی کنیت رکھ لی۔ بقول والد محترم، ان سے مولانا عبدالحق مرحوم کہا کرتے تھے کہ تم نے میرے استاذ کی کنیت تو رکھ لی اب اتنی ہی کتابیں بھی تحریر کرو جتنی استاذ گرامی نے تالیف کی ہیں۔ والد محترم فرمایا کرتے تھے کہ میں نے اسی وقت عمر بھر تصنیف و تالیف جاری رکھنے کا پختہ ارادہ کرلیا تھا۔ فی الواقع والد محترم اپنی مصروفیات کے باوجود کبھی اس سے غافل نہ رہے۔

نسبت:

حضرت مولانا ابوسعید محمد شرف الدین محدث دہلوی رحمتہ اللہ کے مدرسہ سعیدیہ دہلی کی نسبت سے آپ سعیدی لکھتے تھے۔ اس مدرسہ کے اکثر و بیشتر فیض یافتگان سعیدی لکھتے ہیں۔ جن میں سے مولانا محمد داؤد راز مرحوم محشی ثنائی ترجمہ والا قرآن کریم، مولانا عبدالعزیز سعیدی مرحوم منکیرہ ضلع بھکر، مولانا عبدالقدوس گوڑگانوی مرحوم وغیرہم۔

تعلیم سے فراغت کے بعد

مدرسہ سعیدیہ دھلی سے فراغت کے بعد والد محترم اپنے وطن موضع صدر والا تشریف لائے۔ ہمارے نانا جان مرحوم صوفی ولی محمد پہلے ہی والد محترم مولانا علی محمد سعیدی کے منتظر تھے۔ بلکہ نانا محترم صوفی ولی محمد نے انہیں بھیجا ہی اس لیے تھا کہ انکی واپسی پر مدرسہ قائم کریں گے۔ چنانچہ نانا مرحوم نے مولانا کمال دین جو مقامی عالم دین تھے کے ساتھ مشورہ کیا اور مدرسہ قائم کرنے کا پروگرام بنایا اور پیر محبوب شاہ صاحب کو دعوت دی۔ 1940ء میں پیر صاحب مرحوم نے بمعیت مولانا ابو العطا محمد عبدالحق رحمہ اللہ مدرسہ کا سنگ بنیاد رکھا جو 1947ء تک ''فیض الاسلام'' کے نام سے جاری رہا۔ درجنوں شائقین علوم دینیہ نے اس عرصہ میں والد محترم سے کسب فیض کیا۔ تقسیم تک علاقہ بھر میں دعوتی و تبلیغی کام جاری رہا۔

مدرسہ فیض الاسلام صدر والا میں والد محترم سے استفادہ کرنے والوں میں مولانا ولی محمد مرحوم چک نمبر 168 چیچہ وطنی، مولانا حکیم نذیر احمد قطب پور کسووال، مولانا حافظ علی محمد جیمس آباد، مولانا محمد ادریس چک نمبر 4 رینالہ خورد ضلع اوکاڑہ قابل ذکر ہیں۔

شادی:

اسی سال 1940ء میں تحصیل علوم سے فراغت کے بعد واپس وطن تشریف لانے پر نانا محترم حضرت صوفی ولی محمد مرحوم نے اپنی بڑی صاحبزادی کا نکاح والد محترم سے کردیا۔ مرحوم اس وقت بالکل بے سروسامانی کی حالت میں تھے جبکہ نانا جان صوفی ولی محمد مرحوم گاؤں کے نمبردار

اور کھاتے پیتے آدمی تھے۔لیکن نانا جان نے اپنی تمام بیٹیوں کے نکاح مدرسہ سعیدیہ کے نیک دل شریف الطبع اور دیندار طلباء کا انتخاب کرکے کیے۔ذات پات اور مالی پریشانیوں کی کبھی پروانہیں کی۔انکی زندگی کے ہر پہلو میں دینداری اور للّٰہیت نظر آتی تھی۔ حالانکہ زہد وتقویٰ کے بڑے بڑے بلند بانگ دعوے کرنے والے لوگ بھی شادی بیاہ کے وقت ہندوانہ ذہنیت وعملیت کا بھرپور مظاہرہ کرتے ہیں۔اللہ ہمیں کامل مسلمان بننے کی توفیق بخشے۔

تقسیم کے بعد چک نمبر ۷ میاں چنوں میں:

1947ء میں قیام پاکستان کے بعد والد محترم مولانا علی محمد سعیدی اور نانا جان صوفی ولی محمد مرحوم ہجرت کرکے پاکستان تشریف لائے اور میاں چنوں ضلع ملتان (حال ضلع خانیوال) سے تقریباً 6 میل کے فاصلہ پر واقع چک نمبر 7/8-AR کرملی والا میں قیام کیا، مدرسہ فیض الاسلام کا اثاثہ اور کتب وغیرہ فسادات کی نذر ہوگئیں۔ معاونین ومتعلقین شہید ہوگئے اور کچھ منتشر ہوگئے۔ مہاجرین کے لٹے پٹے اور بے سروسامان قافلے جب تلاش معاش میں مشغول تھے۔والد محترم مولانا سعیدی مرحوم کو قیام مدرسہ کی فکر دامنگیر تھی۔ چنانچہ بلا تاخیر توکل علی اللہ ہماری والدہ محترمہ کا زیور وغیرہ فروخت کرکے مدرسہ کی ابتداء کردی اور 1947ء میں جامعہ سعیدیہ کے نام سے کام کا آغاز کردیا۔ پھر آہستہ آہستہ کئی کچے کمرے اور کچی مسجد تعمیر کرلی گئی اور چند برسوں میں مدرسہ بھرپور کام کرنے لگا۔ اس دور افتادہ علاقہ میں طلباء کی تعداد 100 تک پہنچ گئی اور نہایت قابل قدر اساتذہ کی خدمات حاصل تھیں۔ یہ سب والد محترم کی ان تھک کوششوں، شبانہ روز مساعی اور اخلاص وللّٰہیت اور نانا جان صوفی ولی محمد مرحوم کی سرپرستی نگرانی اور مخلصانہ دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ 1961ء تک مدرسہ یہیں مصروف عمل رہا اور سینکڑوں تشنگان علوم نے استفادہ کیا۔کبار علماء اہلحدیث امتحان کیلئے تشریف لایا کرتے، خود حضرت مولانا ابوسعید محمد شرف الدین محدث دہلوی مرحوم متوفی 1381ھ کئی کئی ماہ یہاں تشریف رکھتے۔بخاری شریف کا درس دیتے اور یہیں سے دیگر مدارس کے امتحان کیلئے تشریف لے جاتے۔یہاں سے سند فراغت پانے والے علماء کرام ملک بھر میں دعوت وارشاد اور درس وتدریس کے کام میں مصروف ہیں۔

خانیوال میں:

مدرسہ کے ساتھ جن علماء کرام کا خاص تعلق رہا ان میں مولانا محمد یوسف کلکتہ والے بھی قابل ذکر ہیں۔ موصوف خصوصی توجہ فرماتے، مولانا سعیدی مرحوم سے ان کے گہرے مراسم تھے۔ مدرسہ کے بیشتر معاملات میں ان سے مشورہ لیا جاتا، ان کی رائے کے مطابق مدرسہ اپنی کارکردگی اور نوعیت کار کے اعتبار سے مناسب مقام پر نہیں تھا۔ان کا خیال تھا کہ اس پسماندہ گاؤں کی بجائے کسی شہر میں منتقل ہوجائیں جہاں مواصلات وغیرہ کی سہولتیں میسر ہوں اور طلباء کو آمدورفت کی تکلیف نہ ہو جس کیلئے انہوں نے خانیوال شہر کا انتخاب کیا اور حضرت مولانا عبدالقادر زیروی مرحوم خطیب میاں چنوں سے کہا گیا کہ وہ خانیوال کی جمعیت اہلحدیث سے رابطہ قائم کریں اور مدرسہ کیلئے جگہ حاصل کریں۔ادھر خانیوال میں جمعیت اہلحدیث کی ایک عمارت جو مدرسہ کیلئے بنائی گئی تھی تاحال خالی پڑی تھی۔جمعیت نے بطیب خاطر وہ عمارت مدرسہ کیلئے عنایت کردی اور مدرسہ کے ساتھ بھرپور تعاون بھی کیا۔ چنانچہ والد محترم مولانا سعیدی چک نمبر 7 سے خانیوال منتقل ہوگئے اور شعبہ حفظ القرآن چک نمبر 7 میں ہی باقی رکھا گیا جو علاقہ کیلئے نہایت ہی ضروری تھا اور اب تک وہاں کامیابی سے کام کررہا ہے۔بیسوں حفاظ وہاں سے فارغ ہوچکے ہیں۔اس شعبہ کی سرپرستی اور تدریس کے فرائض استاذ الحفاظ مولانا حافظ عبدالستار سعیدی حفظہ اللہ سرانجام دے رہے ہیں۔ خانیوال میں والد محترم نے تگ ودو کرکے مدرسہ کیلئے تقریباً دو ایکڑ اراضی حاصل کرلی تھی جہاں اب تک مدرسہ مصروف عمل ہے۔

مدرسہ کی تعمیر نو:

والد محترم کی وفات کے بعد انکے شاگرد رشید اور داماد ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہرؒ نے احباب جماعت اور اراکین انجمن جامعہ سعیدیہ کے شدید اسرار اور انتہائی مخدوش صورت حال کے پیش نظر جامعہ کا انتظام وانصرام سنبھالا (جبکہ تقریباً 6 ماہ تک جامعہ خاندان میں وجہ تنازعہ بنا رہا) ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہرؒ نے جامعہ کی ازسرنو تعمیر کا آغاز کیا اور بغیر کسی بیرونی یا حکومتی امداد کے بڑی تیزی کے ساتھ جامعہ کے تعمیری مراحل مکمل کیے۔ 1990ء سے لے کر 2012ء تک ڈاکٹر صاحب نے جامعہ کو ایک نئی شکل اور نئے انداز میں اندرون وبیرون ملک متعارف کروایا۔والد محترم کے نام پر جامع الحسنات جو کہ علاقہ کی سب سے بڑی مسجد اور عظیم دعوتی مرکز ہے تعمیر کروائی۔ 2005ء سے والد محترم کے نواسے اور ان کی مسند علمی کے حقیقی جانشین ہمارے بھانجے حافظ مسعود اظہر نے اپنے والد محترم ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہرؒ کے حکم پر جزوی طور پر جامعہ کا نظم ونسق سنبھالا۔ان کی کارکردگی اور صلاحیتوں کو دیکھتے ہوئے انہوں نے 2008ء میں انہیں انجمن جامعہ سعیدیہ کے مشورے سے جنرل سیکرٹری کی ذمہ داری سونپ دی جو ڈاکٹر حافظ عبدالرشید کی شہادت تک برقرار رہی۔ 17 مارچ 2012ء کو ہمارے بہنوئی ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہر کو اسلام آباد میں شہید کردیا گیا۔

تجدید عہد وعزم نو:

ڈاکٹر صاحب کی شہادت کے بعد علماء کرام اور احباب جماعت کے مشورے سے ان کے بڑے صاحبزادے ڈاکٹر حافظ مسعود عبدالرشید اظہر نے جامعہ کا نظم ونسق سنبھالا ہوا ہے اور بطریق احسن ترقی کے منازل طے کررہے ہیں۔ اب الحمدللہ جامعہ سعیدیہ سلفیہ جدید تقاضوں اور معاشرتی ضرورتوں کے مطابق طلباء دین کی پیاس بجھا رہا ہے۔جامعہ سعیدیہ سلفیہ کے نظم ادارہ اور امتحانات کی تمام تر ذمہ داریاں شیخ الحدیث حافظ عبدالحمید اظہر آف راولپنڈی کے سر ہیں جو بحسن وخوبی انجام دے رہے ہیں۔

مولانا کی دیگر علمی خدمات:

مدرسہ کے انتظام واہتمام کے ساتھ ساتھ والد محترم کبھی علمی وتعلیمی سرگرمیوں سے غافل نہیں رہے۔عمر بھر تسلسل کے ساتھ درس حدیث وتفسیر جاری رکھا، تمام تر مصروفیات اور ذمہ داریوں کے باوجود سلسلہ تدریس قائم رہا اور بیسیوں مرتبہ صحیح بخاری شریف کا درس از اول تا آخر دیا۔خطبہ جمعہ بھی عموماً خود ہی ارشاد فرماتے جس میں واعظانہ قصہ گوئی کی بجائے مدرسانہ رنگ ہوتا۔علمی مسائل پر گفتگو کرتے اور بڑی وضاحت کے ساتھ عام فہم انداز میں جسے ایک عام آدمی بھی بخوبی سمجھ سکے۔

تصنیف وتالیف اور نشر واشاعت:

انقلاب سے قبل قیام مدرسہ سے لیکر تادم واپسی

باقی صفحہ 20 پر

طب وصحت

موسم برسات کی بیماریاں

جناب حکیم راحت نسیم سوہدروی

ہمارے ہاں موسم برسات عام طور پر جولائی میں شروع ہوتا ہے اور ستمبر کے شروع میں ختم ہو جاتا ہے۔ اس موسم میں شدید بارشوں کی وجہ سے جگہ جگہ پانی کھڑا ہو جاتا ہے۔ ندی نالے اور دریا پانی سے بھر جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ پانی کی زیادتی سے سیلاب آ جاتا ہے جس سے فصلوں کو نقصان ہوتا ہے اور آبادیاں متاثر ہوتی ہیں۔ سیلابی پانی سے صرف آبادیاں ہی متاثر نہیں ہوتیں بلکہ بارشوں کے پانی اور سیلابی پانی سے تعفن پھیلتا اور وبائی امراض پیدا ہوتے ہیں۔ چونکہ ہمارے ملک میں عام حالات میں بھی آلودگی بہت زیادہ ہے، برساتی پانی سے نباتات و حیوانات کی بدبو ماحولیاتی آلودگی میں مزید اضافہ کرتی ہے۔ اگر اس موسم میں مؤثر تدابیر اختیار نہ کی جائیں اور حفظان صحت کے اصولوں پر عمل نہ کیا جائے تو وبائی امراض پھوٹ پڑتے ہیں۔ اس لیے بارشوں اور سیلابی پانی کے بعد کیچڑ کو اچھی طرح صاف کیا جانا چاہیے۔ مناسب ہو گا اگر فنائل ڈال کر صاف کیا جائے۔ کمروں کو کھلا رکھا جائے تا کہ تازہ ہوا اور دھوپ سے خشک ہوں۔ موسم برسات میں کمروں کو حرمل کی دھونی ہر ہفتے دیں اور گھر میں جراثیم کش ادویہ کا سپرے کریں۔

حفاظتی تدابیر: ☆ موسم برسات میں پانی ہمیشہ ابال کر پئیں۔

☆ پانی میں پوٹاشیم پرمگنیٹ ڈال کر استعمال کریں۔ ایک گلاس میں تقریباً ایک گرام اور ٹینکی ایک ہزار لیٹر میں ۱۲ ملی لیٹر کی مقدار کافی ہے۔

☆ جسمانی صفائی کے لیے روزانہ ایک بار غسل ضرور کریں اور لباس روزانہ تبدیل کریں۔ سوتی اور ہلکا لباس پہنیں۔ ☆ گھروں کے قریب پانی کھڑا نہ ہونے دیں، گندگی کے بڑے ڈھیر جن کا اٹھانا مشکل ہو ان پر خشک مٹی ڈال دیں یا دافع عفونت ادویہ کا چھڑکاؤ کریں۔ مثلاً مٹی کا تیل۔ ☆ گھروں میں صفائی کا خصوصی خیال رکھیں تا کہ مکھی، مچھر، کھٹمل، لال بیگ اور دیگر کیڑوں سے محفوظ رہے۔

☆ اس موسم میں روم کولر کا استعمال نہ کیا جائے اور نہ ہی کھلے آسمان تلے سویا جائے۔ کیونکہ نمی والی ہوا جسم میں بخار کی سی کیفیت پیدا کر دیتی ہے جسم میں تناؤ اور درد محسوس ہوتا ہے۔ مناسب ہے کہ سائے کی جگہ پر سویا جائے۔ مچھروں کی صورت میں مچھر دانی استعمال کریں۔

غذائی احتیاطیں: چونکہ ہمارے ہاں موسم سرما برسات مئی جون کی جھلسا دینے والی گرمی کے بعد آتا ہے اور موسم گرما میں شدید گرمی کی وجہ سے پانی اور دیگر میٹھے مشروبات کا بکثرت استعمال ہوتا ہے۔ جس سے ہمارے جسم میں نمکیات اور حیاتین کی کمی ہو جاتی ہے اور بیشتر مشروبات جسم کے لیے مفید نہیں رہتے، اس طرح جسم کی قوت اور اعضائے ہضم کے افعال صحیح نہیں رہتے۔ ان حالات میں موسم برسات میں پانی میں موجود جراثیم جلدی سے حملہ آور ہو جاتے ہیں۔ اگر ہم صحیح غذائی احتیاط اور حفظان صحت کے اصولوں کی پاسداری کریں تو اس موسم کے عوارضات سے بچ سکتے ہیں۔

☆ کھانا ہمیشہ بھوک رکھ کر اور تازہ کھائیں۔

☆ بازاری کھانے جو حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق تیار نہ کیے گئے ہوں، استعمال نہ کریں۔

☆ گلے سڑے پھل استعمال نہ کریں، بعض پھل مثلاً امرود، تربوز، خربوزہ، کھیرا کھانے میں احتیاط کریں۔ ☆ باسی اشیاء ہرگز نہ کھائیں، زیادہ عرصہ فریز ہوا گوشت نہ کھائیں۔ ☆ تلی ہوئی اشیاء سے احتیاط کریں۔

☆ کھانا زود ہضم اور کم کھائیں۔ ذرا سی بداحتیاطی اور بسیار خوری پیٹ خراب کر دے گی، اس موسم میں پیٹ بہت جلد خراب ہوتا ہے اور پیچش لگ جاتے ہیں۔ ☆ پانی ہمیشہ ابال کر پئیں۔

☆ چھوٹے بچوں کو برف کی قلفیاں اور گولے اور برف کا استعمال نہ کرائیں، نمکین لسی بغیر برف کے مفید ہے۔ ☆ کھانے پینے کی اشیاء ڈھانپ کر رکھیں۔

☆ موسمی امراض سے بچنے کے لیے اور ان کے خلاف مدافعتی نظام کو مضبوط بنانے کے لیے پیاز، لہسن، ادرک کا استعمال مفید ہے۔ سرکہ کا استعمال بھی امراض سے بچاتا ہے۔ ☆ پھل سبزیاں دھو کر اور تازہ استعمال کریں۔

☆ بازاری مشروبات سے ہاتھ اٹھا لیں البتہ لیموں کی نمک ملی سکنجبین بہترین مشروب ہے جو متعدد عوارضات سے محفوظ رکھتا ہے۔

☆ سرکہ موسم برسات کی بیماریوں کا بہترین علاج ہے۔ اگر سرکہ میں بھگوئے ہوئے پیاز استعمال کیے جائیں تو ہیضہ سے بچا جا سکتا ہے۔ سرکہ ٹھنڈک اور حرارت کا حسین امتزاج ہے جو فاسد اور غلیظ مادوں کو نکالنے اور طبیعت کو فرحت بخشتا ہے۔ جسم میں ادویات کے زہریلے اثرات کو ختم کرتا ہے۔ خون کو صاف کرتا ہے اور پھوڑے پھنسیوں سے بچاتا ہے۔ پیاس کو تسکین دیتا ہے۔ غذا کو جلد ہضم کرتا ہے۔ ہر قسم کی سوزش میں مفید اور جسم میں حرارت کو ختم کرتا ہے۔

موسم برسات کے امراض اور علاج

ہیضہ: یہ اس موسم کا عام مرض ہے، ذرا سی بدپرہیزی سے ہیضہ ہو جاتا ہے۔ ہیضہ سے بچاؤ کے لیے سرکہ بھگوئے پیاز کا استعمال مفید ہے۔ ہیضہ کی صورت میں فی الفور قریبی معالج سے رجوع کریں۔

نزلہ و زکام: ایسی صورت میں نیم گرم پانی کے غرارے کریں اور آٹے کا چھان چھ گرام ایک کپ پانی میں جوش دے کر ہلکا نمک ملا کر گرم گرم پی لیں۔

کھانسی: ملٹھی چھ گرام ایک کپ پانی میں جوش دے کر پی لیں۔

ملیریا بخار: برگ تلسی ایک تولہ، کالی مرچ سو گرام، کالا نمک سو گرام لے کر چنے برابر گولیاں بنا لیں اور صبح نہار منہ اور رات کو دودھ یا پانی سے کھا لیں۔

خارش پھوڑے پھنسیاں: نیم کے تازہ پتے ابال کر ٹھنڈا کر کے اس پانی سے غسل کریں اور گندھک آملہ سار ۱۲۰ ملی گرام صبح و شام پانی سے استعمال کریں، گرم و محرک اشیاء انڈا، مچھلی، مرچ، مصالہ جات سے احتیاط کریں۔

پیچش: ایسی صورت میں اسپغول ثابت ۲۰ گرام دہی میں ملا کر دن میں دو تین مرتبہ کھا لیں۔ قے و متلی کی صورت میں نمکول استعمال کریں۔

ٹائیفائیڈ بخار: ایسی صورت میں گلو کے پتوں کا جوشاندہ دن میں تین بار پی لیں۔

سیلابی خارش: سیلابی پانی سے خارش بھی ہو جاتی ہے اور انگلیاں گل جاتی ہیں، ایسی صورت میں نیم کے تازہ پتوں کے جوشاندے سے غسل کریں اور انگلیاں دھوئیں۔

آشوب چشم: اگر آنکھوں میں جلن ہو تو عرق گلاب کے دو دو قطرے دن میں تین بار آنکھوں میں ٹپکائیں۔

خط و کتابت کا پتہ: حکیم راحت نسیم سوہدروی مطب ہمدرد سکیم موڑ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور 042-35419788

اخبار الجماعۃ

مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کے زیر اہتمام مقابلہ جات مضامین نویسی میں شریک جامعات کے معزز مدیران و مہتمم صاحبان اور طلبہ کے نام پیغام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! بصد مسرت آپ کو اطلاع کی جاتی ہے کہ مرکزی جمعیت اہلحدیث پنجاب نے رابطہ طلبہ مدارس دینیہ کے حوالے سے جو مہم شروع کی تھی، الحمدللہ اس کے مفید اثرات سامنے آرہے ہیں۔ اسی سلسلے میں مرکزی جمعیت اہلحدیث نے مدارس اہلحدیث کے طلبہ کی ہمت افزائی اور ان کی صلاحیتوں میں نکھار کے لئے مقابلہ جات مضامین نویسی کا اعلان کیا تھا۔ ہمیں خوشی ہے کہ باقی مدارس اہلحدیث کی طرح آپ کے زیر سایہ منازل علم و تربیت طے کرنے والے طلبہ نے بھی ان مقابلہ جات میں پورے جوش و خروش سے حصہ لیا۔ مورخہ 17 نومبر 2013ء کو لاہور اور مورخہ 12 جنوری 2014ء کو دارالحدیث اوکاڑہ میں منعقدہ طلبہ کنونشنز میں ''میں نے طلبہ کنونشن سے کیا سیکھا'' کے عنوان سے مقابلہ مضمون نویسی اور ''عصر حاضر میں دینی مدارس کے طلبہ کی ذمہ داریاں'' کے عنوان سے آل پنجاب مدارس اہلحدیث کے طلبہ میں مقابلہ ہوا جس میں آپ کے مدرسہ کے ہونہار طلبہ نے بھی حصہ لیا، نتائج کی کاپی آپ کی خدمت میں ارسال کرتے ہوئے آپ کی خدمت میں ملتمس ہیں کہ ان طلبہ کے اعزاز میں 24 اگست 2014ء بروز اتوار بوقت 12:00 بجے دوپہر مرکز اہل حدیث 106 راوی روڈ لاہور میں تقریب تقسیم انعامات زیر صدارت: پروفیسر حافظ عبدالستار حامد امیر پنجاب منعقد ہو رہی ہے۔ جبکہ فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان اس تقریب کے مہمان خصوصی ہونگے۔ طلبہ کے اعلان کردہ انعامات کی تقسیم کے موقع پر جامعات کے معزز مدیران و مہتمم صاحبان کی تشریف آوری ہماری عزت اور طلبہ کی حوصلہ افزائی کا باعث ہوگی نیز نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے اور مقابلہ نویسی میں شریک طلبہ بھی تقریب میں اپنی شرکت کو یقینی بنائیں۔

نوٹ: ''عصر حاضر میں دینی مدارس کے طلبہ کی ذمہ داریاں'' کے عنوان سے مقابلہ مضمون نویسی کے تمام شرکاء کو انعامات سے نوازا جائے گا۔ جبکہ ''میں نے طلبہ کنونشن سے کیا سیکھا'' کے شرکاء میں سے اول دوئم اور سوئم پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات دیئے جائیں گے۔

والسلام

میاں محمود عباس

ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث پنجاب

اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کی مرکزی کابینہ و شہری صدور و جنرل سیکرٹری کا اجلاس

اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان۔ الحمدللہ دعوت دین، خدمت عوام اور نوجوانان کی تعلیم و تربیت کیلئے مصروف عمل ہے۔ تنظیمی نیٹ ورک کی مضبوطی، استحکام اور مزید بہتری کیلئے اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کی مرکزی کابینہ/ضلعی و شہری صدور و جنرل سیکرٹریز کا انتہائی اہم اجلاس 31-30-29 اگست 2014ء بروز اتوار جمعہ، ہفتہ، اتوار..... زیر صدارت ذاکر الرحمن صدیقی (صدر اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان) توحید آباد، گلیات میں منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں آپ کی شرکت ضروری ہے۔ امید ہے کہ بروقت پہنچ کر تنظیمی وابستگی کا ثبوت فراہم کریں گے۔

ایجنڈا و شیڈول

☆ (29 اگست) آمد اراکین نماز مغرب توحید آباد، بعد نماز مغرب تعارفی نشست و غیر رسمی اجلاس

☆ بعد نماز عشاء کھانا و آرام

☆ (30 اگست) نماز فجر درس قرآن تزکیہ نفس و اصلاح کردار، مقرر: حافظ محمد عمر طلحہ قسیم صاحب

تلاوت قرآن، نماز اشراق، آرام ناشتہ 9 بجے میٹنگ آغاز: 10 بجے

ایجنڈا: 19-18-17 اکتوبر کو ڈرین مارچ کے حوالے سے غور و خوض، ڈویژنل تربیتی نشستوں کی منصوبہ بندی اور تاریخوں کا تعین، و دیگر امور

کھانا بعد نماز ظہر، ظہر تا عصر تک سابقہ ذمہ داران کے ساتھ ایک نشست، یوتھ فورس ایک عہد ایک تحریک (نماز عصر تا نماز عشاء سیر و تفریح، ایوبیہ نتھیا گلی، توحید آباد)

☆ (31 اگست) تلاوت قرآن، نماز اشراق، آرام ناشتہ 9 بجے، 9 بجے تا نماز ظہر تک ..... مرکزی جمعیت اہل حدیث کی خدمات و جماعتی پالیسی کے حوالے سے سیمینار۔

مہمان خصوصی حضرت مولانا محمد نعیم بٹ صاحب سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان، رانا محمد خلیق خاں پسروری صاحب ناظم ذیلی تنظیمات مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان، نماز ظہر کے بعد کھانا + واپسی۔

والسلام

حافظ فیصل افضل شیخ

جنرل سیکرٹری اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان

0300-6124754

معزز ارکان کابینہ وعاملہ پنجاب کے نام

مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کی کابینہ اور مجلس عاملہ کا مشترکہ اجلاس 24 اگست 2014ء بروز اتوار صبح 10:00 بجے مرکزی دفتر 106 راوی روڈ لاہور زیر صدارت پروفیسر حافظ عبدالستار حامد امیر پنجاب منعقد ہو رہا ہے جبکہ محترم المقام فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ﷾ ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان مہمان خصوصی ہوں گے۔

ازراہ کرم مقررہ وقت سے قبل ہی دفتر تشریف لے آئیں تاکہ اجلاس بروقت شروع کیا جا سکے۔

ایجنڈا

(1) تلاوت قرآن مجید، سابقہ اجلاس کی کارروائی کی توثیق (2) تبلیغی وتنظیمی امور
(3) مالیاتی امور (4) تنظیمی دوروں کا شیڈول
(5) پانچویں ڈویژنل کانفرنس خانیوال کے انتظامات پر غور وخوض
(6) دیگر امور باجازت صدر اجلاس (7) تقریب تقسیم انعامات

نوٹ: خطہ نہ ملنے کی صورت میں معزز ارکان اسی اطلاع کو دعوت نامہ سمجھ کر اجلاس میں شرکت کریں۔ شکریہ

والسلام

میاں محمود عباس

ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث پنجاب 0300-4473973

تلہ گنگ شہر ضلع چکوال میں سلفی سیمینار

جامع مسجد و مدرسہ سید الشہداء حمزہؓ اہل حدیث میں مولانا عبدالرزاق عفیف کی سرپرستی میں یکے بعد دیگرے تین عظیم الشان پروگرام ہوئے۔

☆ پہلا پروگرام: رمضان المبارک سے قبل ایک روزہ ضلعی اہل حدیث کانفرنس ہوئی۔ تمام ضلعی قائدین، علمائے کرام اور عوام نے بھرپور شرکت کی۔

☆ دوسرا پروگرام: رمضان کے آخری عشرہ میں افطاریاں دی گئیں اور ستائیسویں رمضان کو مولانا سرفراز حیدر صاحب (جوہر آباد) نے اتباع سنت اور دعوت اہل حدیث پر شاندار خطاب کیا۔

☆ ماہِ رمضان المبارک کے بعد تیسرا پروگرام 3 اگست بروز اتوار اسی مرکز میں سلفی سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ ضلع بھر سے علما، خطباء ذمہ داران جماعت نے بھرپور شرکت کی۔ ملک نواز سلفی نے اپنی 25 سالہ دعوتی خدمات کا تذکرہ فرمایا۔ اس طویل مدت کے دوران نشیب وفراز سے آگاہ کیا۔ ابتدائی مرحلہ کے وقت میاں فضل حق رحمہ اللہ کی معاونت وشفقت کا ذکر کیا۔ ملتان خورد سے مولانا الطاف الرحمن جوہر صاحب نے سلفی صاحب کی خدمات پر روشنی ڈالی۔ مولانا قاری تاج دین شاکر صاحب پتوکی اور مولانا عثمان شاکر سمندری نے اپنے اپنے مخصوص انداز میں خطاب کیا۔

بلسہ میں مولانا عبدالرزاق عفیف نے سیمینار کے حوالہ سے چند تجاویز پیش کیں اور کہا کہ آج جس مرکز میں یہ مجلس خیر جمع ہے اس کی تعمیر میں میاں صاحب کی مساعی جمیلہ کا بھی عمل دخل ہے۔ کویتی وفد محترم عارف جاوید محمدی صاحب کی قیادت میں میاں صاحب کی رہائش گاہ پر حاضر ہوا۔ میاں صاحب نے تلہ گنگ میں اس مسجد کا اصرار کیا جب ذمہ داری کی بات ہوئی تو فرمایا کہ میں خود اس مرکز کا ذمہ دار ہوں۔ اللہ تعالیٰ میاں صاحب اور ان کے رفقاء بالخصوص مولانا معین الدین لکھوی، صوفی احمد دین کی قبروں پر رحمت وبخشش کی بارش کرے اور ساتھ ساتھ جمعیۃ احیاء التراث الاسلامی کے سرکردہ عارف جاوید محمدی اوقلوی ٹرسٹ کے سربراہ ڈاکٹر شاہ محمد علوی صاحب کی عمریں اللہ تعالیٰ دراز فرمائے اور خیر وبرکت سے نوازے، جن کی جدوجہد سے شہری آبادیوں کے علاوہ دور دراز پسماندہ علاقوں میں مساجد ومدارس کا جال بچھا دیا گیا ہے۔

مولانا صاحب نے مزید فرمایا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان مذہبی وسیاسی نظریات کی عکاس ہے اور میرے لیے یہ بات انتہائی مسرت کا باعث ہے کیونکہ اس جماعت کے اکابرین، مؤسسین، علماء کرام نے بڑی تگ ودو کر کے ایک تن آور درخت بنایا ہے۔ اس جماعت کے تدریسی، دعوتی، تحریری پلیٹ فارم سے دین، مسلک حق کا پرچار جاری وساری ہے۔ ہر قسم کے فتنوں کی سرکوبی کے لیے علماء کرام کی کھیپ اور وافر لٹریچر موجود ہے۔ ذرائع ابلاغ میں جدید طرز پر پیغام ٹی وی، قائدین مرکزیہ کی سرپرستی میں سلفی دعوت تسلسل کے ساتھ پیش کر رہا ہے۔ سلفی صاحب نے سرکردہ ساتھیوں میں کتب اور تحائف تقسیم کیے اور ضیافت کے بعد شرکا کی واپسی شروع ہوئی۔

شعبہ نشر واشاعت مسجد ومدرسہ تلہ گنگ

تبلیغی پروگرام

12 جولائی 2014ء کو اہلحدیث یوتھ فورس چک پنڈی ضلع گجرات کے زیر اہتمام جامع مسجد خواتین کا تبلیغی پروگرام ہوا۔ محترمہ باجی عائشہ صدیقہ آف سوہدرہ نے عمل صالحہ پر جامع درس ارشاد فرمایا۔

قاری عبدالغفار صدیقی، چک پنڈی (گجرات)

درخواست دعاء صحت

مرکزی جمعیت اہل حدیث ٹوبہ ٹیک سنگھ کے اہم کارکن جناب محمد اصغر عابد ان دنوں گردوں کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ قارئین کرام انکی جلد صحت یابی کیلئے خصوصی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین!

دعا گو: محسان ساجد NTU فیصل آباد

رمضان المبارک اور عید الفطر کی مناسبت سے بہترین گفٹ اور عیدی

تحفۃ العروس کا مطالعہ خوشگوار ازدواجی زندگی کی ضمانت

- میاں بیوی کے حقوق وفرائض کا دل فریب گلدستہ
- ازدواجی زندگی میں درپیش مشکلات اور مسائل کا حل
- ٹوٹتے، بکھرتے اور ناراض خاندانوں کو جوڑنے کا خوبصورت اسلامی حل

انتہائی رعایتی قیمت
280 روپے
+
ڈاک خرچ 75 روپے

ایمپورٹڈ کاغذ
عمدہ مضبوط جلد
512 صفحات

10 یا زائد کتب منگوانے پر ڈاک خرچ بذمہ ماہنامہ صوت الحرمین

تالیف محمود مہدی استنبولی
تحقیق وتخریج میاں طاہر

ماہنامہ صوت الحرمین شیرانوالہ باغ ستار پلازہ ڈی گراؤنڈ سپلز کالونی فیصل آباد
0314-3010777

تبلیغی ڈائری تحصیل رحیم یار خاں

یکم جون..... مدرسہ سمعیہ للبنات اہل حدیث لاہور روڈ اڈا خان پور بعد نماز عشاء، مقرر: مفتی عبدالرحمن بھٹی، مولانا مظہر منظور، مولانا ساجد منیر، ابوطلحہ ثناء اللہ قصوری۔

یکم جون..... مسجد فاطمہ اہل حدیث اسلامیہ کالونی سٹی رحیم یار خان بعد نماز مغرب، مقرر: مولانا محمد یوسف محمدی، مرزا افتخار بیگ، مولانا اشتیاق احمد ربانی، ماسٹر رضاء اللہ سلفی۔

2 جون..... مسجد کوثر اہل حدیث سیٹلائٹ ٹاؤن سٹی رحیم یار خان، مقرر: مولانا ثناء اللہ شاہد قصوری، مولانا احسان الحق اسد، مولانا عبید الرحمن۔

3 جون..... مسجد باب رحمت اہلحدیث بعد نماز مغرب، مقرر: مولانا عبدالرحمن، ابوطلحہ ثناء اللہ قصوری۔

4 جون..... مسجد توحیدی اہلحدیث بستی نوریوالی بعد نماز مغرب، مقرر: مولانا ثناء اللہ قصوری، مرزا افتخار بیگ، قاری غلام سرور۔

5 جون..... مسجد مبارک اہل حدیث کوٹ سابہ بعد نماز عشاء، مقرر: مولانا رانا محمد شاہد محمدی، مولانا ثناء اللہ قصوری، مرزا افتخار بیگ۔

10 جون..... مسجد رحمانی اہلحدیث بستی نوریوالی بعد نماز مغرب، مقرر: مولانا ثناء اللہ قصوری، مولانا عبدالاکبر عباسی، مولانا ثناء اللہ بلوچ۔

15 جون..... مسجد اقصیٰ اہل حدیث سنی پل رحیم یار خان، مقرر: مولانا قاری محمد عبداللہ، ثناء اللہ شاہد قصوری۔

22 جون..... مسجد امانت الرحمن دستگیر کالونی، مقرر: مولانا عبدالرحمن عاجز، مولانا ثناء اللہ قصوری۔

29 جون..... مسجد باب رحمت بعد نماز عصر: حضرت مولانا قاری ثناء اللہ قصوری۔

مرکزی جمعیت اہلحدیث (احمد پورہ) مرید کے کی رمضان المبارک میں تبلیغی سرگرمیاں

29 جون، حافظ محمد یوسف پسروری

5 جولائی 8 رمضان..... پروفیسر عبدالرزاق ساجد

6 جولائی، 9 رمضان..... قاری محمد حنیف ربانی

13 جولائی 16 رمضان..... قاری محمد نبی امین عابد اوکاڑوی

20 جولائی 23 رمضان..... قاری محمد اکبر اسد۔

بیت المال کا قیام: ناظم ضلع حافظ عطاء الرحمن عامر کی طرف سے بیت المال قائم کیا گیا جس میں ہزاروں روپے جمع ہوئے۔ آخری پروگرام میں مرید کے کے علماء کرام کی سفارشات پر یتامیٰ و مساکین اور بیوگان میں عید گفٹ پیک تقسیم کیے گئے جن میں آٹا، چاول، چینی، گھی دال چنے اور نقدی بھی دی گئی۔

17 رمضان کو یوم بدر کے موقع پر افطار پروگرام جامع مسجد الحمد میں منعقد ہوا جس میں جناب محمد نعیم بٹ سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزیہ نے خطاب فرمایا۔

ناظم نشر و اشاعت، مرید کے

خوش خبری

جامعہ سلفیہ اسلام آباد کے نئے تعلیمی سال کا آغاز ۹ راگست ۲۰۱۴ء سے ہو چکا ہے۔ الحمد للہ اِمسال جامعہ سلفیہ اسلام آباد میں بخاری شریف بقیۃ السلف شیخ الحدیث حافظ عبدالحمید اظہر حفظہ اللہ پڑھائیں گے۔

یاد رہے کہ گزشتہ سال سے شعبہ تخصص فی علوم الحدیث والافتاء بھی شیخ صاحب کی سرپرستی میں بخوبی جاری وساری ہے۔

نوٹ

شعبہ تخصص میں داخلے کے خواہش مند حضرات جلد رابطہ کریں۔

داخلے کے لیے انٹرویو ۱۴ راگست کو ہوگا۔

رابطہ نمبرز: 051-4922096,0300-5337938

32 اجزاء سے تیار کردہ فیضن

معجون قوت دماغ زعفرانی

قیمت 1200/- روپے وزن 600 گرام

قیمت 650/- روپے وزن 300 گرام

- ذہنی دباؤ، تھکاوٹ، بے خوابی، نسیان اور اعصابی کمزوری کا اکسیر علاج
- چہرے کی شادابی، حافظہ کی کمزوری، نظر کی بہتری کیلئے بہترین ٹانک
- نظامِ ہضم کی درستگی، شوگر اور بلڈ پریشر کے مریضوں کیلئے انمول تحفہ
- ہر موسم، ہر عمر کی خواتین و حضرات کیلئے یکساں مفید
- معدہ و جگر کی کمزوری اور گرمی کا بہترین علاج
- معجون کا مسلسل استعمال بھرپور جوانی کی ضمانت

گروہ اظہار میں توانائی کا بہترین ذریعہ

اجزائے معجون

زعفران		شہد	مغز بادام
کشنیز		ہلیلہ	مروارید آبمن
مرچ سیاہ		برگ طلاء	بادیان
خشخاش		کاؤزبان	کل سرخ
اسطوخودوس		الائچی کلاں	الائچی خورد
مغز تربوز		ورق نقرہ	کوندکیترہ
آملہ		مغز خیارین	مغز کدو

طباشیر

زرشک

جوہر مرجان

مویز منقی

پاکستان بھر میں بذریعہ ڈاک فری ہوم ڈلیوری

0314-3085577

Faisal Foods

Star Plaza
D-Ground,
Faisalabad
0314-3085577

باران رحمت پروگرام

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل سیالکوٹ کے زیراہتمام رمضان المبارک کے مہینہ میں باران رحمت پروگرام تحصیل سیالکوٹ کی مختلف مساجد میں منعقد کروائے گئے۔

زیرامارت: جناب ملک محمد منیر اعوان امیر ضلع سیالکوٹ

زیرنگرانی: جناب قاری خورشید عالم امیر تحصیل سیالکوٹ

باران رحمت کے سلسلہ میں 50 سے زائد پروگرام بعد نماز عصر و بعد نماز فجر منعقد کئے گئے۔ تمام پروگرامات میں مقامی علماء کرام کے ساتھ جماعت کے نامور جید علماء کرام نے خطابات فرمائے۔ اکثر مقامات پر درس قرآن پروگرامات کے ساتھ افطاری کا بھی اہتمام کیا گیا۔

منجانب:۔ ڈاکٹر عبدالسمیع ناظم نشرواشاعت تحصیل سیالکوٹ

اصلاح طلبہ پروگرام

اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن کامونکی کے زیراہتمام رمضان المبارک میں اصلاح طلبہ پروگرام جامع مسجد مدنی اہل حدیث کامونکی میں زیرسرپرستی حاجی نذیر احمد انصاری، زیرنگرانی مولانا محمد حسین مدنی منعقد کیے گئے۔ ان پروگراموں میں صاحبزادہ حافظ عبدالباسط شیخوپوری، صاحبزادہ حافظ بابر فاروق رحیمی و دیگر علمائے کرام نے خطابات فرمائے۔

منجانب:۔ حافظ محمد اسامہ مدنی صدر A.S.F ضلع گوجرانوالہ

0332-5701414

ضرورتِ رشتہ

دو بہنیں بڑی کی عمر 23 سال تعلیم ایف۔اے اور قرآن پاک کا ترجمہ پڑھی ہوئی۔ چھوٹی کی عمر 20 سال تعلیم بی۔اے اور قرآن پاک کا ترجمہ پڑھی ہوئی۔ ان کے لیے ہم عمر نیک سیرت برسرروزگار رشتوں کی ضرورت ہے۔ ذات برادری کی کوئی قید نہیں۔ ترجیحاً لاہور اور گردونواح۔

رابطہ: عمر فاروق تابانی 0307-4776970

جوھر نایاب

جدید طبی ریسرچ — مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک ''جوھر نایاب'' تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاءاللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفاخانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

عرصہ 44 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

مکمل ایمپلی فائر خودتیارکردہ دستیاب ہیں۔

گولڈن

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

امپورٹڈ U.P.S بھی دستیاب ہیں۔

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

چوک نیائیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

0300-6430739
055-4213430

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

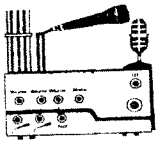

نام ہی کافی ہے

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائیر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

فون نمبرز: 055-4212804,4226706-0300-6430029

محمد ذیشان ربانی
0343-6007696

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعائیت

پروپرائیٹر: ایم اکرام مغل (ماہر مکینک)

سپرسٹار

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

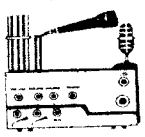

پروپرائیٹر محمد عثمان

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعائت خریدیں نیز مرمت کو الیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔

Mob:0321-7432246
Mob:0334-7967107
Ph:055-4230167

نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

اثریہ ایجوکیشن سسٹم پاکستان

ASRIA Education System

A Unique Combination of Islamic & Scientific Education

Play Group to F.Sc

English Medium with Nazra or Hifz -e-Quran

....Institute of character building

Admission Open
(Jhelum Branches)

- Well equipped Science & Computer Labs
- Scholarships for Outstanding Students
- Free Special Coaching for Slow Learners
- Arabic & English Language Course
- Daily Progress Diary for Quran & Modern Education
- And Many More...

Salient Features:

- Tahfeez-ul-Quran with Tajweed.
- Modern Education.
- Calligraphy.
- Marshal Art.
- Emphasis on all skills of English Language.
- Character building based on Islamic Foundations.
- Computer Training.
- Physical health Facilities.
- Disciplined Environment.
- Indoor & Outdoor Sports Facilities.
- Quran reciting, Debates, Projects, Sports & Art Competitions.
- Problem Solving & Confidence building skills.
- First Aid Treatment Facility.
- Hostel Facility.
- Canteen & Mess System.

Hostel facility available

Our Campuses

ASRIA MODEL BOYS HIGHER SECONDARY SCHOOL	**Main Branch** Play Group to F.Sc For Boys	ASRIA ROAD JHELUM. PH: 0544-613671 03218511773
ASRIA ISLAMIC MODEL SCHOOL	**Saad Bin Abi Waqas Campus** For Kids & Girls	CIVIL LINES JHELUM. PH: 0544-230162
ASRIA ISLAMIC MODEL SCHOOL	**Abu Ubaidha Bin Jirrah Campus** For Kids & Girls	JADA JHELUM.
ASRIA ISLAMIC MODEL SCHOOL	**Usman Bin Affan Campus** For Kids & Girls	KHURD JHELUM. PH: 0344-6235830

Weekly AHL- E - HADITH
106, Ravi Road Lahore (54000)
Weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE:www.ahlehadith.org/www.ahlehadith.com
CPL No 116
Ph Office: 042-37729933
Fax: 042-37725525
Weekly Ahl-e- Hadith 042-37720257

دوسالہ درس نظامی کا

جامعہ البانیہ

داخلہ شروع ہو چکا ہے

آخری تاریخ 30 شوال ہے

مدیر حافظ محمد یحییٰ حامدی صاحب
بانی جامعہ البانیہ و دوسالہ درس نظامی

جدید طریقہ تدریس سے 8 سالہ درس نظامی صرف 2 سال میں مکمل

نصاب سال اول

سمسٹر (1) 10 شوال تا 20 محرم (3 ماہ 10 دن)	سمسٹر (2) یکم صفر تا 29 ربیع الثانی (3 ماہ)	سمسٹر (3) 10 جمادی الاولیٰ تا 20 شعبان (3 ماہ 10 دن)
حصن المسلم واصول تجوید واصول صرف	ترجمۃ القرآن پارہ (1 تا 4)	ترجمۃ القرآن پارہ (5 تا 11)
عربی کا معلم حصہ (1)	عربی کا معلم حصہ (2/4)	اصول حدیث اصول فقہ اصول تفسیر
عربی کا معلم حصہ (2)	عربی کا معلم حصہ (3)	مشکوۃ (اول) 20 صفحات لفظی ترجمہ وترکیب
پارہ 30 لفظی ترجمہ	عربی کا معلم حصہ (2/4)	پارہ (29) لفظی ترجمہ وترکیب

نصاب سال دوئم

سمسٹر (1) 10 شوال تا 20 محرم (3 ماہ 10 دن)	سمسٹر (2) یکم صفر تا 29 ربیع الثانی (3 ماہ)	سمسٹر (3) 10 جمادی الاولیٰ تا 20 شعبان (3 ماہ 10 دن)
ترجمۃ القرآن پارہ (12 تا 20)	ابوداؤد شریف (مکمل)	ترمذی شریف (مکمل)
بخاری شریف اول (1/3)	بخاری شریف اول (2/3)	بخاری شریف دوم (مکمل)
مشکوۃ (اول) مکمل	مشکوۃ (دوم) مکمل	مسلم (مکمل)
احکام حج، طلاق، تجارۃ، زکوۃ، جنائز، دیات اور وراثت (پریکٹیکل مہارت وحفظ)	اختلافی مسائل بتقلید، فاتحہ خلف الامام، تین یا تین رفع الیدین، 8 تراویح، شیعیت اور مرزائیت (پر اعتراضات اور جوابات حفظ مع التخریج)	ترجمۃ القرآن پارہ (21 تا 28)

شرائط داخلہ

☆ حافظ قرآن یا کم از کم اردو لکھنا پڑھنا جانتا ہو ☆ علاقے کے امیر یا خطیب کی تصدیق اور بستر ہمراہ ہو سفید ٹوپی، دو عدد تصاویر اور والد کے شناختی کارڈ کی کاپی ساتھ ہو ☆ داخلہ فیس 5 ہزار اور ماہانہ 5 سو روپے دینا لازمی ہوگا ☆ ہاسٹل، میس اور علاج معالجہ کی فری سہولیات ہیں ☆ مقررہ تاریخ، شرائط اور داخلے کے لئے اطلاع کیے بغیر تشریف نہ لائیں

ضروری ہدایات

روزانہ تعلیمی دورانیہ 10 گھنٹے ہوتا ہے ☆ عربی گرائمر میں 90% اور دیگر مضامین میں 60% نمبر حاصل کرنا ضروری ہے ☆ جامعہ میں 15 روز پر ہر طالب علم کا تقریری مقابلے میں حصہ لینا ضروری ہوتا ہے ☆ تدریس کے دوران خدمت، ملاقات یا فون پر رابطے کی اجازت نہ ہوگی ☆ موبائل رکھنے کی اجازت نہ ہوگی ایمرجنسی کی صورت میں رابطہ کروایا جاسکے گا ☆ دوران تعلیم امامت وخطابت وٹیوشن اور خارجی مصروفیت کا وقت ہی نہ ہوگا ☆ جاری سبق کے علاوہ سوال و جواب چھٹی اوقات میں ہوگا ☆ ادارے کی حدود سے باہر جلسوں میں آمد ورفت پر پابندی ہوگی جسمانی سزا سے پرہیز جبکہ غیر اخلاقی اور غیر مہذب گفتگو پر خارج کر دیا جائیگا

بمقام جامعہ البانیہ مسجد سلام اہلحدیث متصل نزد گرین ہل فیکٹری شتاپ گڑھا
فتح گڑھ ایجنسی سیالکوٹ
0321-7145727
0321-7145726
0304-1517504
0300-7903923